



# پہلے چھو چلو اور چاروں کا ملو سنگ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM  
RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY  
FOR PAKISTAN



PAKSOCIETY1



PAKSOCIETY



# چھن چھنگلو اور چلو سٹاک بوسٹ

منظہر کلیم ایم اے



پاک گیٹ  
منتانے  
یوسف برادرز

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش  
ہر ملک پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے  
عم خاص کیوں نہیں :-

- ✦ ہائی کوالٹی بی ڈی ایف فائبر
- ✦ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✦ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلو ڈنگ
- ✦ سیریم کوالٹی ہارڈ کوالٹی کیڈریٹ ڈائری
- ✦ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن سنی کی ممکن رشتہ
- ✦ ایڈفری لکس، لکس کو میسے کمان کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ✦ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رٹوریم ایبل لنک
- ✦ ڈاؤن لوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر ویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✦ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✦ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✦ ہر کتاب کا الگ ٹیکسٹ
- ✦ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✦ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

مادہ ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے

✦ ڈاؤن لوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں  
✦ ڈاؤن لوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہمارے سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤن لوڈ کریں  
اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

**WWW.PAKSOCIETY.COM**

Online Library for Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

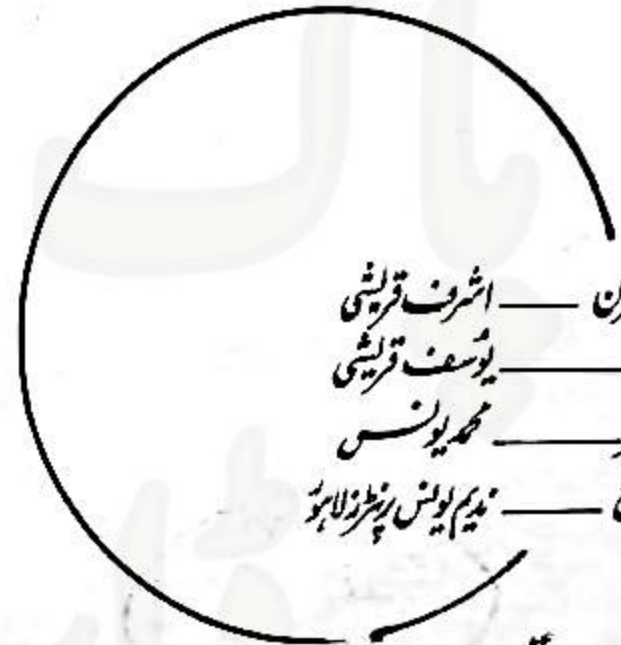


twitter.com/paksociety1





چھن چھنگلو اور پننگلو مختلف علاقوں اور  
 ملکوں کی سیر کرتے ہوئے ایک روز ایک  
 شہر میں داخل ہوئے تو وہ بڑی طرح  
 چونک پڑے کیونکہ تمام شہر کی دکانیں بند  
 تھیں اور شہر کے سب لوگ سیاہ لباس  
 پہنے ہوئے جگہ جگہ سر جھکاتے بیٹھے  
 ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا  
 جیسے پورا شہر سوگ میں ڈوبا ہوا ہو۔  
 چھن چھنگلو ایک بوڑھے آدمی کے پاس  
 پہنچا جو سر جھکاتے خاموش بیٹھا تھا۔  
 بڑے میاں! کیا بات ہے اس شہر  
 کے لوگ سوگوار کیوں ہیں؟ چھن چھنگلو نے



ناشران — اشرف قریشی  
 یوسف قریشی  
 پرنٹر — محمد یونس  
 طابع — ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت — ۱۵ روپے





بیماری ان کی سمجھ سے باہر ہے چنانچہ  
 بادشاہ نے شاہی نجومیوں کو طلب کیا۔  
 انہوں نے حساب لگا کر بتایا ہے کہ شہزادی  
 کو ایک ایسی بیماری ہے جو آج تک  
 کسی انسان کو نہیں ہوتی اس بیماری  
 کا علاج ایک پھول ہے جسے بہار پھول  
 کہتے ہیں۔ یہ بہار پھول دنیا میں  
 صرف ایک جگہ پیدا ہوتا ہے اور جب  
 اسے توڑ لیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں  
 کہیں اور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس جگہ  
 بہار پھول ہو اس علاقے میں کبھی خزاں  
 نہیں آتی وہاں ہمیشہ بہار ہی رہتی ہے۔  
 پھول توڑنے کے بعد وہاں خزاں آ جاتی  
 ہے اور اس وقت جس جگہ بہار پھول  
 موجود ہے وہ جگہ یہاں سے بہت دور  
 سمندر کے درمیان ایک نامعلوم جزیرہ ہے اور  
 اس جزیرے پر ایک جادوگر کا قبضہ ہے  
 وہ کسی کو اس جزیرے میں داخل نہیں  
 ہونے دیتا اس نے اس جزیرے کے

بڑھے آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔  
 بڑھے آدمی نے سر اٹھا کر اسے  
 دیکھا اور پھر غم زدہ لہجے میں کہنے لگا۔  
 بیٹے تم مجھے اجنبی لگتے ہو تبھی تمہیں  
 معلوم نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آن  
 پڑی ہے۔  
 یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ آخر  
 کیا بات ہے؟ چھن چھنگر نے کہا۔  
 بیٹے! ہمارے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی بیحد  
 رحمدل بیحد عقلمند اور رعایا پرور ہے۔  
 ہم سب شہر والے اپنی شہزادی سے بے پناہ  
 محبت کرتے ہیں۔ گزشتہ ماہ شہزادی گل بانو  
 اچانک بیمار ہو گئی اس کے ہاتھ پیر  
 حرکت کرنے بند کر گئے اس کی زبان  
 خاموش ہو گئی۔ دور دور کے حکیموں نے  
 اس کا علاج کرنے کی کوشش کی ہے  
 مگر بے سود، شہزادی ٹھیک نہیں ہو سکی۔  
 حتیٰ کہ تمام حکیموں نے متفقہ طور پر اس  
 بات کا اعلان کر دیا ہے کہ شہزادی کی



گرد جادو کا حصار قائم کر رکھا ہے بہت سے لوگوں نے شہزادی کی خاطر اس کام کا بیڑہ بھی اٹھایا مگر کئی تو پہنچ نہ سکے جو پہنچ گئے وہ جادوگر کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ بوڑھے آدمی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا جادوگر کو معلوم ہے کہ اس پھول سے ایک انسان کی جان بچ سکتی ہے؟ چمن چنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔  
 ”ہاں اسے اچھی طرح علم ہے۔ اس کے باوجود وہ پھول نہیں دیتا وہ بے حد ظالم جادوگر ہے۔“ بوڑھے نے جواب دیا۔  
 ”تو واقعی ظلم ہے اسے چاہیے کہ وہ کسی کی جان بچانے کے لئے خود ہی پھول دے دے۔“ چمن چنگلو نے کہا۔  
 ”ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیے مگر طاقتور اور ظالم کے سامنے کس کی مجال ہے۔“ بوڑھے نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”بڑے میاں! بالوسی گناہ ہے۔ انسان کو

میلوس نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے تمام عمر ظالموں کے خلاف جنگ کی ہے۔ میں اس جادوگر سے بہار پھول ضرور حاصل کر دوں گا۔ مجھے تم بادشاہ سے ملنا، میں اس سے معلوم کروں کہ یہ جزیرہ کہاں ہے۔“ چمن چنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”تم تو ابھی بچے ہو، تم جادوگر سے کیسے بڑھ سکتے ہو؟ خواہ مخواہ اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔“ بوڑھے نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔  
 ”آپ اس بات کو چھوڑیں آپ مجھے بادشاہ کے پاس لے چلیں۔ بس مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ مجھے ضرور سرخرو کرے گا۔“ چمن چنگلو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔  
 ”چلو تمہاری مرضی، میں نے تو تمہیں سمجھا دیا ہے۔“ بوڑھے نے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میرے پیچھے چلے آؤ۔“ بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر بڑے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا شاہی محل



کر بادشاہ کے کمرہ خاص میں چلا گیا۔  
 بوڑھا آدمی انہیں وہاں پہنچا کر واپس چلا  
 گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دربان باہر نکلا اور ان  
 سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اندر چلے جاؤ، اور دیکھو کہ بادشاہ سلامت  
 بید غم زدہ ہیں اس لئے کوئی غلط بات  
 نہ کر دینا" دربان نے چھن چنگلو کو سمجھاتے  
 ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو، مجھے بادشاہ سے ملنے  
 کے آداب آتے ہیں" چھن چنگلو نے کہا اور  
 پھر وہ چنگلو کو ہمراہ لئے بادشاہ کے  
 کمرہ خاص میں داخل ہو گیا۔ اس نے دیکھا  
 کہ بادشاہ ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے  
 وہ بہت بوڑھا نظر آ رہا تھا اس کی  
 آنکھیں رو رو کر سو جی ہوتی تھیں۔

چھن چنگلو نے اندر جا کر جھک کر سلام  
 کیا۔ چنگلو بھی بادشاہ کے سامنے جھک گیا۔  
 "آؤ بیٹھے یہاں کرسی پر بیٹھ جاؤ" بادشاہ

کے سامنے پہنچ گیا۔  
 شاہی محل پر خاموشی طاری تھی وہاں  
 بھی ہر آدمی سوگوار تھا۔ بوڑھا انہیں لئے ہوئے  
 اندر چلا گیا اور پھر اس نے ایک دربان  
 سے مخاطب ہو کر کہا  
 "یہ اجنبی لڑکا بادشاہ سلامت سے ملنا  
 چاہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بہار چھول  
 لے آئے گا"

"مگر یہ تو بچہ ہے۔ وہاں تو بڑے  
 بڑے بہادر دم نہیں مار سکے" دربان نے  
 حیرت بھرے انداز میں چھن چنگلو کو دیکھتے  
 ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو رہنے دو، بعض اوقات  
 بچے وہ کام کر لیتے ہیں جو بڑوں سے  
 نہیں ہوتا۔ تم بس مجھے بادشاہ سلامت سے  
 بلا دو" چھن چنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم یہیں ٹھہرو، میں  
 بادشاہ کو تمہاری آمد کی اطلاع دیتا ہوں"  
 دربان نے کہا اور پھر وہ انہیں وہیں ٹھہرا



تد پر نہ جائیں۔ گو میری عمر تھوڑی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ظالموں سے نکلنے کے لئے خصوصی صلاحیتیں دی ہیں اور اب تک میں نے بیسٹار ظالموں کو ٹھکانے لگایا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ جزیرہ کہاں ہے۔ چمن چھنگلو نے مودبانہ بلجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس خصوصی صلاحیتیں ہیں۔ بھلا میں بھی دیکھوں۔“ بادشاہ سلامت نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں، میں آپ کے اطمینان کے لئے آپ کے سامنے اپنی صلاحیتوں کا ضرور مظاہرہ کرونگا۔“ چمن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے انگلی سے اشارہ کیا تو بادشاہ سلامت کا پلنگ ہوا میں اٹھتا چلا گیا وہ جیسے جیسے انگلی کو اوپر کرتا گیا، پلنگ بھی اونچا ہوتا چلا گیا۔ پھر اس نے انگلی نیچے

نے بڑے نرم لہجے میں چمن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

چمن چھنگلو بڑے مودبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چھنگلو اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ بڑے غور سے چمن چھنگلو کو دیکھ رہا تھا۔

”بادشاہ سلامت! میرا نام چمن چھنگلو ہے اور میرا دوست چھنگلو بندر ہے۔ مجھے شہزادی گل بانو کی بیماری کا پتہ چلا ہے تو مجھے بیحد افسوس ہوا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں شہزادی کو صحت یاب کرنے والا بہار پھول ضرور حاصل کرونگا۔“ چمن چھنگلو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا جذبہ قابلِ قدر ہے بیٹے! مگر یہ بہت جان جوکھوں کا کام ہے اور تم ابھی نیچے ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اپنی بیٹی کی خاطر میں تمہاری جان سے کھیلوں۔“ بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بادشاہ سلامت! آپ میری عمر یا میرے



اور مجھے اللہ کی رحمت پر یقین ہے کہ تم ضرور اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔" بادشاہ نے پہلی بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجاتی۔

تالی بجاتے ہی ایک کینز اندر داخل ہوئی اور بادشاہ کے سامنے سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"شاہی نجومی کو فوری طلب کیا جائے۔" بادشاہ نے کینز کو حکم دیتے ہوئے کہا اور کینز سلام کر کے تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا اور پھر سر جھکا کر نکلا ہو گیا۔

"نجومی بابا! اس لڑکے کو بتاؤ کہ وہ جزیرہ جہاں بہار پھول ہے کہاں ہے۔ اور وہ پھول کیا ہے۔ یہ لڑکا وہ پھول لے آئیگا۔" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہو کر کہا۔

کی تو پنگ بھی نیچے آگیا۔  
بادشاہ حیرت زدہ انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ جب پنگ زمین پر دوبارہ ٹک گیا تو اس نے چمن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مرحبا واقعی اللہ تعالیٰ نے تمہیں صلاحیتیں دی ہیں اور شاہش اس بات پر ہے کہ تم یہ صلاحیتیں ظلم کے خلاف استعمال کر سکتے ہو۔ ورنہ ایسی صلاحیتوں کے مالک عموماً ظالم اور بد طبیعت ہو جاتے ہیں۔" بادشاہ نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"بس جناب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اب تو آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا۔ اب برائے کرم آپ مجھے اس جزیرے کا پتہ بتا دیں اور اس پھول کے متعلق بھی تفصیل سے بتائیں کہ وہ کیا ہے تاکہ میں دھڑک نہ کھا سکوں۔" چمن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں اب میرا مکمل اطمینان ہو گیا ہے۔"



ان پتیلوں پر سنہرے رنگ کے دھبے ہیں اس کی ٹہنی کا رنگ سرخ ہے اور اس کے پتوں کا رنگ نیلا ہے۔ شاہی نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بس اتنا کافی ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہو کر کہا اور نجومی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"بادشاہ سلامت! کیا آپ مجھے ایک نظر شہزادی کو دیکھنے دیں گے؟" چھن چھنگو نے نجومی کے جانے کے بعد بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔" بادشاہ نے کہا اور پھر وہ پتنگ سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ" بادشاہ نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگو اور پتنگ کو ہمراہ لے کرے سے باہر نکل آیا اور مختلف برآمدوں سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں داخل

نجومی نے ایک نظر حیرت سے چھن چھنگو اور پتنگ کو دیکھا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے یقین نہیں آ رہا کہ یہ رگ کا یہ کام کر سکتا ہے مگر چونکہ وہ شاہی حکم سے مجبور تھا اس لئے اس نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ جزیرہ دنیا کے سب سے بڑے سمندر کے عین درمیان میں واقع ہے۔ اس کے اردگرد ایک سو میل تک اور کوئی جزیرہ نہیں ہے اس جزیرے کے اوپر ہر وقت نیلے رنگ کا دھواں چھایا رہتا ہے اس لئے اسے نیلا جزیرہ کہتے ہیں اور نیلے دھواں کی وجہ سے یہ دور سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اس جزیرے پر دنیا کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ ظالم جاوگر جوغار جاوگر کی حکومت ہے اور بہار پھول اسی جزیرے میں موجود ہے۔ بہار پھول کی نشانی یہ ہے کہ اس کی تین پتیاں ہیں جو گہرے سبز رنگ کی ہیں اور



”اچھا بادشاہ سلامت اب مجھے اجازت دیجئے اور میرے لئے دعا کیجئے؛ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ بادشاہ سے اجازت لیکر اور شہزادی کو تسلی دے کر کمرے سے باہر آگیا۔ اب اس کا رنج محل کے بیرونی دروازے کی طرف تھا۔ محل سے باہر آکر چھن چھنگلو رک گیا اس نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پنگلو! میرا خیال ہے کہ ہم پہلے شہر سے باہر جا کر بندربابا سے اس سلسلے میں کوئی ہدایت لے لیں پھر اس جزیرے کی طرف چلیں“

”ہاں یہ ٹھیک ہے“ پنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے شہر سے باہر آگئے۔

شہر سے باہر گھنٹا جنگل تھا چھن چھنگلو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندربابا کو یاد کرنے لگا۔ جلد ہی بندربابا کی آواز اس کے

ہوئے۔ یہاں ایک خوبصورت سنہرے پتنگ پر ایک نوجوان لڑکی سیدھی لیٹی ہوئی تھی شہزادی گل بانو تھی۔ چھن چھنگلو شہزادی کو دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے آج تک اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ شہزادی گل بانو نے نظریں گما کر انہیں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار ابھر آئے۔

”بیٹی یہ لڑکا چھن چھنگلو پراسرار صلاحیتوں کا مالک ہے اور یہ بہار پھول حاصل کرنے کے لئے جا رہا ہے جس سے تم صحت یاب ہو جاؤ گی“۔ بادشاہ نے شہزادی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

شہزادی خاموش رہی کیونکہ وہ بول نہیں سکتی تھی البتہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

”شہزادی بہن! تم نے فکر نہ ہو، اللہ تعالیٰ مجھے ضرور کامیاب کریگا“ چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر کہا اور شہزادی نے سر ہلا دیا۔



میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم ہمت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ بندربابا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے بندربابا کی بات پھنگو کو بتا دی۔

"چلو اچھا ہوا ہم نے بندربابا سے بات کر لی ورنہ اگر ہم براہ راست نیلے جزیرے پر چلے جاتے تو بڑی مشکل پیش آتی؛ پھنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب ہمیں سب سے پہلے ملک لوکان جانا چاہیے تاکہ وہاں کے شہزادے سے پانڈنی پھول حاصل کر سکیں۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے پھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

پھنگو نے فوراً ہی آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں بند ہوتے ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگلو نے اُسے

کانوں میں پڑی۔

"چھنگو بیٹے! تمہارا ارادہ بہت مبارک ہے تم اس ظالم جادوگر کا خاتمہ کر کے وہ پھول لے آؤ مگر اس جزیرے میں داخلے کے لئے تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آئیں گی جزیرے میں داخلے کے لئے پہلے تمہیں ایک اور پھول حاصل کرنا پڑے گا اسے پانڈنی پھول کہتے ہیں اور یہ پھول ملک کے شاہی باغ میں موجود ہے یہ اس ملک کا مقدس پھول کہلاتا ہے اور وہاں کا شہزادہ اسے کسی قیمت پر نہیں دے گا یہ پھول تم نے شہزادے سے حاصل کرنا ہے۔ شرط یہ ہے کہ شہزادہ رضامندی سے یہ پھول دے دے۔ جب تمہارے پاس یہ پھول ہوگا تب تم جزیرے میں داخل ہو سکو گے۔ بندربابا نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بندربابا! میں پہلے پانڈنی پھول حاصل کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں شہزادے کو راضی کر لوں گا۔" چھن چھنگلو نے دل ہی دل



انہیں کھولنے کے لئے کہا اور پنگلو نے  
 انہیں کھول دیں۔  
 پنگلو نے دیکھا کہ وہ ایک قلعہ نما شہر  
 کے باہر موجود ہیں۔ قلعے نما شہر کا دروازہ  
 کھلا ہوا تھا اور آمدورفت جاری تھی۔  
 "آؤ شہر میں چلیں۔" چھن چھنگلو نے کہا اور  
 پھر وہ دونوں شہر کے دروازے کی طرف  
 چل پڑے۔

چلو سک ملوسک کو شہزادہ خوبرو کے ساتھ اس  
 کے ملک میں آتے ہوئے کئی دن گزر چکے  
 تھے اور شہزادہ خوبرو نے آتے ہی پورے  
 ملک میں شہزادی کی رہائی کی خوشی میں  
 جشن منانے کا اعلان کر دیا تھا۔

چنانچہ چلو سک ملوسک بھی اس خوشی میں شریک  
 ہوئے اور شہزادہ خوبرو نے انہی خاطر مدارت  
 کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔  
 آج جشن کو ختم ہوئے بھی تین دن  
 گزر چکے تھے اس دوران چلو سک ملوسک نے  
 پورے شہر کی سیر بھی کر لی تھی اور ایک  
 بار شہزادہ خوبرو کے ساتھ جنگل میں جا کر



شکار بھی کھیں آئے تھے۔ اس وقت بھی چلوک ملوک دونوں ایک کمرے میں اپنے اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی شہزادہ خوبرو کے ساتھ ایک گانے بجانے کی محفل میں شرکت کر کے واپس آئے تھے اور شہزادہ خوبرو انہیں ان کے کمرے میں چھوڑ کر آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"چلوک" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ملوک نے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہوں" چلوک نے جو آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا ہنکارا بھرا۔

"میں تو اب بول رہا ہوں۔ کہاں وہ وقت تھا کہ ہم ایک سے ایک نئے نئے سیاروں اور ستاروں میں گھومتے پھرتے تھے قسم قسم کے عجائبات، عجیب و غریب چیزیں اور مخلوقات دیکھتے تھے اور اب تو جیسے زندگی منسوخ ہو کر رہ گئی ہے" ملوک نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر کیا کیا جائے"

مجبوری ہے۔ چالیس سال سے پہلے ہمارا جہاز ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ یہ چالیس سال تو ہمیں زمین پر گزارنے ہی پڑیں گے۔ چلوک نے جواب دیا۔

"مگر یہ کیا ضروری ہے کہ ہم چالیس سال شہزادہ خوبرو کے پاس بیٹھے لکھیاں مارتے رہیں" ملوک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر آخر کیا کریں، کہاں جائیں؟ چلوک نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ وہ اٹھ کر بھی بیٹھ گیا۔

"ہمیں دنیا کی سیر کرنی چاہیے اس طرح یہیں بیٹھے بیٹھے تو ہم چالیس سال نہیں گزار سکتے" ملوک نے بھی اٹھ کر بیٹھے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے ملوک، مگر اب تم جانتے ہو کہ ہمارے پاس صرف پستول ہیں اب دنیا کی سیر کے لئے ہمارے پاس جہاز تو نہیں ہے۔ اب تو ہمیں کسی سواری پر ہی جانا پڑے گا" چلوک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔



”کچھ بھی ہو اب میں زیادہ دیر تک یہاں نہیں رہ سکتا۔ ہم کل ہی شہزادہ خورج سے اجازت لیکر چل پڑتے ہیں، کسی نئے شہر میں، کسی نئی دنیا میں“ ملوسک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے بھی تمہارا فیصلہ منظور ہے صبح شہزادہ خورج سے بات کریں گے“ چلو سک نے بھی حامی بھری اور ملوسک اس کے فیصلے پر خوش ہو گیا۔

صبح جب شہزادے خورج نے دربار عام لگا تو چلو سک ملوسک بھی اس کے تخت کے ساتھ ہی کرسیوں پر موجود تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ دربار عام کے خاتمے پر وہ شہزادے خورج سے جانے کی اجازت مانگیں گے۔

شہزادہ خورج نے تخت پر بیٹھتے ہی درباریوں اور ملاقاتیوں کو دربار میں حاضری کی اجازت دے دی اور پھر وزیراعظم باری باری ملاقاتیوں اور فریادیوں کو شہزادے کے سامنے

پیش کرنے لگا اور شہزادہ خورج ان کی فریاد اور باتیں سن کر عدل و انصاف سے فیصلہ کرتا رہا۔ جب آخری فریادی بھی چلا گیا تو وزیراعظم نے شہزادے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”شہزادہ حضور ایک اجنبی لڑکا جس کے ہمراہ ایک بندر ہے آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔“

”لڑکا کیا وہ اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی بڑا آدمی نہیں ہے؟“ شہزادے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں حضور وہ اکیلا ہے اور صرف آپ سے بات کرنے پر لبضہ ہے“ وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”اچھا اُسے پیش کیا جائے۔ دیکھیں وہ کیا کہتا ہے“ شہزادے نے کہا اور وزیراعظم نے دربان کو اشارہ کیا۔

چند لمحوں بعد دربار میں چھن چھنگلو داخل ہوا۔ اس کے ساتھ پنگلو بندر بھی تھا۔



ظالم کو سزا دیں گے اور تمہارے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔ شہزادے نے اُسے نقلی دیتے ہوئے کہا۔

شہزادہ حضور! مجھے ذاتی طور پر تو کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی، اور کوئی ایسا کرتا تو مجھ میں اتنی طاقت موجود ہے کہ میں اُسے خود سزا دے دیتا۔ میں تو آپ کے پاس ایک اور کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

”لڑکے پھر جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو، اور اس طرح کی بے معنی باتوں سے ہمارا وقت ضائع نہ کرو۔“ شہزادے کو شاید اس کی بات ناگوار گزری تھی۔

”جناب بات یہ ہے کہ یہاں سے سینکڑوں میل دور ایک تلک چوگم ہے۔ اس کی شہزادی گل بانو ایک عجیب و غریب بیماری میں مبتلا ہوگئی ہے اس کا پورا جسم اور زبان منطوق ہوگئی ہے۔ ہیشمار حکیموں نے اس کا علاج کیا مگر اُسے آرام نہیں آیا اور پھر

دربار میں موجود ہر شخص حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ پلوک پلوک بھی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

چھن چھنگلو نے تخت کے قریب آکر شہزادے کو جھک کر سلام کیا۔

”شہزادے حضور! میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پونگلو بندر ہے۔“ چھن چھنگلو نے اپنا اور پونگلو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”تم کیا کہنا چاہتے ہو لڑکے؟“ شہزادے نے بڑے باوقار لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شہزادہ حضور! میں نے سنا ہے کہ آپ بے حد رحمدل اور انسان پرور ہیں مظلوم اور مصیبت زدہ کی امداد کرتے ہیں یہ سب کچھ سن کر میں آپ کے پاس آیا ہوں۔“ چھن چھنگلو نے کہا۔

”تم نے درست سنا ہے چھن چھنگلو، کیا ہمارے ملک میں مہیں کسی نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں بتاؤ، ہم اس



ہو؟ میں اس بات کو کیسے تسلیم کر لوں اور دوسری بات یہ کہ چاندنی پھول ہمارے ملک کا مقدس پھول ہے ہم کسی حالت میں بھی یہ پھول نہیں توڑ سکتے: شہزادے نے جواب دیا۔

”شہزادہ حضور انسانی جان سے قیمتی اور مقدس اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اگر چاندنی پھول توڑنے سے کسی انسان کی جان بچ سکتی ہو تو آپ کو ضرور ایسا کرنا چاہیے“ چمن چنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”کچھ بھی ہو تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کی جاسکتی۔ اور یہ بات بھی سن لو کہ اس پھول کے گرد ہمیشہ زبردست پہرہ رہتا ہے اور اس پھول کو توڑنا ہمارے ملک کے قانون کے تحت سب سے بڑا جرم ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہ نصیحت ضرور کر دینگا کہ تم کہیں اس پھول کو خود توڑنے کا ارادہ نہ کر لیتا ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے“ شہزادے خبرو نے اُسے

شاہی نجومی نے حساب لگا کر بتایا ہے کہ شہزادی کو اس وقت آرام آ سکتا ہے جب اُسے بہار پھول کھلایا جائے اور بہار پھول جس جزیرے میں موجود ہے وہاں ایک خالم جادوگر رہتا ہے اور اس جادوگر سے مقابلے کرنے کے بعد وہ بہار پھول حاصل کرنا پڑے گا مگر اب مشکل یہ ہے کہ اس جزیرے میں صرف وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس چاندنی پھول ہو اور چاندنی پھول آپ کے شاہی باغ میں موجود ہے۔ میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ چاندنی پھول عنایت کر دیں تاکہ میں اس جزیرے میں داخل ہو کر جادوگر سے مقابلہ کر کے بہار پھول حاصل کر سکوں“ چمن چنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ سب درباری حیرت سے اس کی بات سن رہے تھے۔

”جادوگر کا مقابلہ تم کرو گے؟ کیا تم ہوش و حواس میں رہ کر یہ بات کر رہے



کر کے وہاں سے بہار پھول حاصل کر سکوں۔  
چھن چھنگلو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”مگر نوجوان اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی جادوگر سے مقابلہ کر سکتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم چاندنی پھول سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں اور تم بہار پھول بھی حاصل نہ کر سکو۔“ اچانک چلو سک بول پڑا۔  
”تمہاری یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔ اس سلسلے میں اگر تم میرا امتحان لینا چاہو تو میں تیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ پہلے شہزادہ حضور وعدہ کریں کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے چاندنی پھول دے دیں گے۔“ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے اور اگر تم امتحان میں پورے اترے تو شہزادے سے چاندنی پھول میں تمہیں دلا دوں گا اور صرف چاندنی پھول دلا دوں گا بلکہ اس جادوگر کے خاتمے کے لئے تمہارے ساتھ بھی چلوں گا۔“

سجھاتے ہوئے کہا۔  
شہزادہ حضور اس بات کو چھوڑیں اگر یہ پھول توڑنے پر آ جاؤں تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی، مگر میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ خود اپنی رضامندی سے یہ پھول میرے حوالے کر دیں۔“ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔  
”دیکھو اجنبی لڑکے تم گستاخی کر رہے ہو۔ ہم اس لئے تم سے نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے ہیں کہ ایک تو تم نیچے اور دوسرے اس ملک میں اجنبی ہو، ورنہ ہمارے سامنے گستاخی کرنے والا زیادہ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔“ شہزادے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

”میں نے ایک سچی بات کی ہے میں ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں اور چاندنی پھول مجھے دے دیں تاکہ میں اس جادوگر سے مقابلہ کر سکوں۔“



کوئی آسان سی شرطیں بتا دو اور یہ انہیں پورا کر لے! شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا "تم بے فکر رہو۔ یہ کیا اس کا باپ بھی وہ شرطیں پوری نہیں کر سکتا۔ چلوک نے مسکرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے کھڑے ہوتے چھین چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو چھین چھنگلو! تم نے دو شرطیں پوری کرنی ہوں گی اگر تم نے دونوں شرطیں پوری کر لیں تو تم امتحان میں کامیاب قرار دے دیئے جاؤ گے اور تمہیں چاندنی پھول مل جائے گا اور اگر تم نے دونوں شرطیں پوری نہ کیں یا ان میں سے ایک شرط پوری کر لی اور دوسری نہ کر سکے تب بھی تم امتحان میں ناکام قرار دیتے جاؤ گے اور پھر تمہارا فیصلہ شہزادہ کرے گا وہ چاہے تمہیں قتل کرا دے چاہے قید کر دے! چلوک نے کہا۔

"مجھے منظور ہے، تم شرطیں بتاؤ۔" چھین چھنگلو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

چلوک نے شہزادے کے بولنے سے پہلے ہی حامی بھری۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو چلوک، چاندنی پھول ہمارا مقدس پھول ہے وہ ہم اسے کیسے دے سکتے ہیں۔" شہزادے نے حیرت بھرا انداز میں چلوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم دیکھو تو سہی، میں نے تو صرف دلچسپی کی خاطر ایسا کہہ دیا ہے۔ یہ پھول کہاں امتحان میں پورا کر سکتا ہے چلوک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اس کا امتحان کیسے لو گے۔" شہزادے نے کہا۔

"میں ابھی اس کے سامنے امتحان کی دو شرطیں ظاہر کرتا ہوں اگر یہ دونوں شرطیں پوری کر لے تو اسے امتحان میں کامیاب قرار دے دیا جائے گا ورنہ نہیں! چلوک نے کہا۔

"چلوک تم کیا شرطیں لگانے والے ہو مجھے بھی تو بتاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ



تو سنو، پہلی شرط یہ ہے کہ تم اپنی زبان کی نوک اپنے ناک سے لگا کر دکھاؤ۔ چلو سک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی شرط سنکر پورا دربار قہقہے لگانے لگا۔ شہزادہ بھی یہ شرط سنکر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ شرط دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ناممکن بھی تھی۔ کسی انسان کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی کہ وہ اسے اپنی ناک سے ٹکرا سکے۔

”دوسری شرط کیا ہے؟“ چھن چھنگلو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

”تم پہلے یہ شرط پوری کرو پھر دوسری بھی بتا دوں گا۔“ چلو سک نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

یہ کونسی مشکل بات ہے؟ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر دل ہی دل میں بندریا کو یاد کرنے لگا اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر وہ خود کوشش کرے گا تو زبان کی نوک ناک سے نہیں لگ سکے گی۔ اس

لئے وہ اس سلسلے میں بندریا سے مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بندریا کی آواز فوراً ہی اس کے کان میں آئی۔

”چھن چھنگلو بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑی صلاحیتیں دی ہیں۔ تم اللہ کو یاد کر کے زبان باہر نکالو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔“ چھن چھنگلو نے یہ سنکر مسکراتے ہوئے

زبان باہر نکالی اور پھر پورا دربار یہ دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا کہ اس کی زبان بڑھ کر طرح کی طرح کی پھینکتی چلی گئی اور اس کی نوک نہ صرف ناک سے جا ٹکرائی بلکہ آٹھوں کے درمیان تک چلی گئی۔

”حیرت انگیز ناممکن۔“ چلو سک یہ دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا۔

”اب دوسری شرط بتاؤ۔“ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تو مجھے کوئی انسان نہیں لگتا۔ انسانوں



وہ کیا شرط ہے پہلے ہمیں بتاؤ؟ چلو سک  
 نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔  
 نہیں، پہلی شرط تم نے اپنی مرضی سے  
 بتائی تھی اس لئے دوسری شرط میں اپنی  
 مرضی سے بتاؤنگا، ٹوسک نے کہا۔  
 پھر شہزادے اور چلو سک کے سمجھانے کے  
 باوجود ٹوسک اپنی بات پر اڑا رہا۔ اور  
 آخر کار انہیں اس کی بات ماننا پڑی۔  
 "سو چھین چھنگو! دوسری شرط یہ ہے کہ  
 شہر کے باہر جنگل ہے اس کے ایک سرے  
 سے تم اور تمہارا بندر داخل ہو اور دوسرے  
 سرے سے ہم دونوں بھائی داخل ہوں اور  
 ایک دوسرے کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں  
 جو پارٹی دوسری پارٹی کو پکڑنے وہ جیت  
 جائے گی۔ ٹوسک نے شرط پیش کرتے  
 ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔" چھین چھنگو نے مسکراتے ہوئے  
 کہا کیونکہ اسے اپنی صلاحیتوں کے بارے میں  
 علم تھا۔

کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی۔" چلو سک نے  
 حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔  
 "بہر حال وہ شرط جیت چکا ہے۔" شہزاد  
 نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔  
 "دوسری شرط بتاؤ مجھے چاندنی پھول حاصل  
 کرنے کی جلدی ہے۔" چھین چھنگو نے اصرار کرتے  
 ہوئے کہا۔

"دوسری شرط میں بتاتا ہوں۔" چلو سک کے  
 بولنے سے پہلے ٹوسک بول پڑا۔  
 "تم بتاؤ۔" چھین چھنگو اس سے مخاطب ہو کر  
 "ٹھہرو ٹوسک تم ابھی بچے ہو۔ دوسری شرط  
 پر ہی اب ہمارے مقدس پھول کا انحصار  
 ہے اس لئے دوسری شرط سوچ سمجھ کر  
 بتائی جائے گی۔" شہزادے نے اسے روک  
 دیا۔

"نہیں میں ایسی شرط بتاؤنگا کہ نہ صرف  
 لطف آ جائے گا بلکہ مجھے یقین ہے  
 یہ کبھی اسے ہارنا نہ کر سکے گا۔" ٹوسک  
 نے بخیرگی سے جواب دیا۔



شاہی بہان خانے میں ٹھہرانے کا حکم دیا اور  
 دربار عام برفاقت کر کے چلو سک لو سک اور  
 شہزادہ اپنے خاص کمرے میں آگیا۔  
 "شرط لگاتے وقت تمہارے ذہن میں کیا  
 منصوبہ تھا؟ چلو سک نے لو سک سے پوچھا۔  
 "کوئی منصوبہ نہیں، بس دلچسپی کی خاطر  
 میں نے یہ شرط لگائی ہے۔ میں تو یکسانیت  
 سے بور ہو گیا تھا، لو سک نے مسکراتے ہوئے  
 جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو، میں نے شکار کھینے میں  
 بڑی مہارت حاصل کی ہوئی ہے بڑے بڑے  
 استادوں نے مجھے تربیت دی ہے میں کند  
 پھینک کر انہیں ایک لمحے میں گرفتار کر لوں گا۔  
 شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 "جلدی نہ کرنا، ذرا تھوڑی سی تفریح ہو  
 جلتے پھر دیکھا جائے گا۔ چلو سک نے کہا۔  
 "ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ بہر حال یہ بات  
 یاد رکھنا کہ میں مقدس پھول اُسے نہیں  
 دے سکتا۔ اس لئے گرفتاری اُسی کی ہوئی

"مگر یہ کیا شرط ہوئی۔ اس بات کا  
 کیسے فیصلہ ہوگا کہ کس پارٹی نے کس  
 کو پکڑا ہے؟ شہزادے نے متہ بناتے ہوئے  
 کہا۔  
 "فیصلہ کیسے نہیں ہوگا ہم اسے پکڑنے  
 کے لئے ہر حربہ استعمال کریں گے اور یہ  
 ہمیں گرفتار کرنے کے لئے۔ جو پارٹی دوسری  
 پارٹی کو بازو لے۔ بے بس کر دے یا  
 بے ہوش کر لے وہ جیت جائے گی، چلو سک  
 نے جواب دیا۔

"ایسی بات ہے تو پھر یہ شرط مجھے  
 اس صورت میں منظور ہے کہ تمہارے ساتھ  
 میں خود بھی شامل ہوں گا، شہزادے نے اپنی  
 بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔  
 "مجھے یہ بھی منظور ہے، چھین چھنگلو نے  
 مطمئن لہجے میں کہا۔

اب پھر اس شرط کے متعلق فیصلہ ہو گیا کہ  
 کل صبح دونوں پارٹیاں جنگل میں داخل ہوئیں  
 اس دوران شہزادے نے چھین چھنگلو اور پنگلو کو



ایک ایک سونا اس کا دیکھا بھالا ہوا تھا  
 "میرشکار! آج دربار میں تم نے اس اجنبی  
 لڑکے چھن چھنگلو سے ہماری شرط سنی ہوگی۔"  
 شہزادے نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "جی ہاں شہزادہ عالم۔" میرشکار نے موڈبانہ لہجے  
 میں جواب دیا۔

"تو سنو! تم نے خفیہ طور پر اپنے آدمی  
 جنگل میں چھپا دینے ہیں۔ اگر کوئی ایسا موقع  
 آ جائے کہ ہم شرط ہارنے لگیں تو تمہارے  
 آدمیوں کا کام یہ ہوگا کہ اس اجنبی لڑکے  
 کو ہلاک کر دیں۔" شہزادے نے حکم دیتے  
 ہوئے کہا۔

"بہت بہتر شہزادہ حضور! آپ کے حکم کی  
 تعمیل ہوگی۔" میرشکار نے جواب دیا۔  
 "مگر سنو! ہمارے دوستوں چلو سک ملو سک کو  
 اس کا علم نہیں ہونا چاہیے۔ اُسے اس  
 طرح سے ہلاک کیا جاتے جیسے حادثہ ہو گیا  
 ہو۔" شہزادے نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔  
 "ٹھیک ہے شہزادہ عالم، آج تو..."

چاہیے ہماری نہیں۔" شہزادے نے کہا اور ان  
 دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر  
 شہزادے سے اجازت لے کر چلو سک ملو سک اپنے  
 کمرے میں چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد شہزادے نے زور  
 سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک کینز اندر داخل  
 ہوئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔  
 "میرشکار کو بلاؤ فوراً۔" شہزادے نے حکم  
 دیتے ہوئے کہا اور کینز تیزی سے مڑ کر  
 باہر نکل گئی۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک قوی ہیکل  
 اور لمبا ترنگا شخص اندر داخل ہوا۔ اس  
 کا چہرہ لومڑی کی طرح تھا اور آنکھیں چھپتے  
 کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ کمرے میں  
 داخل ہو کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔

"میرشکار تھا۔ جنگل کا انچارج بھی یہی  
 تھا اور شہزادے کے شکار کھیلنے کا بندوبست  
 بھی یہی کرتا تھا۔ یہ لومڑی کی طرح چالاک  
 اور چھپتے کی طرح بہادر تھا اور جنگل کا



ریں۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہوگی! لڑھی نما میرٹھکار نے بدستور موڈبانہ لہجے میں جواب دیا۔  
"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو" شہزاد نے کہا۔

میرٹھکار سلام کر کے اُلٹے پاؤں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔  
اب شہزادہ مطمئن تھا۔ اُسے پہلے تو یقین تھا کہ چلوںک ملوگ اور وہ ملکر اس اجنبی لڑکے کو شکست دے دیں گے مگر اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خدشہ تھا کہ کہیں اجنبی لڑکا شرط جیت ہی نہ لے اور پھر اُسے مجبوراً چاندنی پھول دینا پڑے جبکہ چاندنی پھول وہ کسی حالت میں بھی اجنبی لڑکے کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے میرٹھکار کو اس قسم کا حکم دیا تھا اُسے میرٹھکار کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا اس لئے اب وہ مطمئن ہوکر بستر پر لیٹ گیا تھا۔

دوسرے روز سورج طلوع ہونے سے پہلے شہزادہ چلوںک ملوگ کو ہمراہ لئے محل سے باہر آگیا۔ چھن چھنگلو کو بھی بلوا لیا گیا اور شہزادے نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اُسے جنگل کے شمالی سرے پر چھوڑ دیں۔ یہ بات طے ہوتی کہ شہزادہ اور چلوںک ملوگ جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل میں داخل ہوں اور چھن چھنگلو اور اس کا بندر شمالی سرے سے۔  
چنانچہ چھن چھنگلو جنگل کے شمالی سرے کی طرف چل پڑا اور شہزادہ اور چلوںک ملوگ جنوبی سرے کی طرف۔



چھن چھنگلو سپاہیوں کے ساتھ انتہائی مطمئن انداز میں چلا جا رہا تھا۔ سپاہیوں کے دستے کا انچارج جو ایک نوجوان تھا چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

”اجنبی لڑکے تم موت کی طرف جا رہے ہو۔ جنگل بے حد خوفناک ہے اس میں بے شمار درندے موجود ہیں۔“

”تمہاری ہمدردی کا شکریہ دوست۔ بہر حال مجھے پرواہ نہیں ہے۔“ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دیکھو لڑکے! تم مجھے بے حد ضدی اور پاگل لگ رہے ہو۔ تمہارے پاس ہتھیار نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم آخر کس طرح شرط جیتو گے؟“ انچارج نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم اس بات کی فکر نہ کرو بہر حال میں شرط جیت جاؤں گا۔“ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ اس کے پاس کیسی کیسی صلاحیتیں موجود ہیں۔

”سنو لڑکے! مجھے چونکہ تم پر رحم آ رہا ہے اس لئے میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔ شہزادے نے اپنے میر شکار کو تمہارے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور میر شکار تمہیں کسی نہ کسی طریقے سے ضرور ہلاک کر دیگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ارادے سے باز آ جاؤ۔“ انچارج نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”کوئی پرواہ نہیں۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر میری موت آچھی سے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی اور اگر میری زندگی سے تو پھر کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔“ چھن چھنگلو نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی پاگل ہو۔ خیر اب تمہاری قسمت میں نے تو کوشش کی ہے کہ تمہاری جان بچ جائے۔“ انچارج نے برا سا منہ بنااتے ہوئے کہا۔



تمہاری ہمدردی کا شکریہ" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

اسی دوران وہ جنگل کے سرے پر پہنچ گیا۔ جنگل واقعی بے حد گھنا اور خوفناک تھا مگر ظاہر ہے کہ چھن چھنگلو کو کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ اطمینان سے چھنگلو کو ساتھ لے کر جنگل کے اندر داخل ہو گیا۔

جنگل کے کافی اندر آنے کے بعد چھن چھنگلو نے اپنی آنکھیں بند کیں اور شہزادہ اور چلوک ٹوک کو دیکھنے لگا کہ وہ کہاں موجود ہیں اور کیا کر رہے ہیں مگر دوسرے لمحے اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں کیونکہ اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا مجھے وہ لوگ کیوں نظر نہیں آ رہے؟ چھن چھنگلو نے حیرت زدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر کوشش کی مگر بے سود۔ اب تو وہ گھبرا گیا۔ اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا میری صلاحیتوں کو کیا ہو گیا ہے۔ دوسرے لمحے اس کے کان میں بندر بابا کی آواز آئی۔

"چھن چھنگلو بیٹے! چونکہ تم نے شرط لگاتے وقت شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی صلاحیتوں کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور انہیں دھوکے میں رکھ کر شرط جیتنی چاہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا جنگل کے اندر تمہاری صلاحیتیں ختم کر دی ہیں۔ اب تمہاری صلاحیتیں اس وقت واپس آئیں گی جب تم شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو قید کر کے جنگل سے باہر نکلو گے۔ اس وقت تک تم ایک عام انسان ہو۔"

"مگر بندر بابا ان صلاحیتوں کے بغیر میں انہیں کیسے قید کر سکتا ہوں وہ تو مجھے مار ڈالیں گے۔" چھن چھنگلو نے بُری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"بیٹے! انسان کو ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ مشکل سے مشکل وقت میں سے نہیں ہارنا چاہئے۔ مشکل



بے اور وہ انسان ہو کر ہمت اور رہا ہے چنانچہ اس نے تمام خیالات کو ذہن سے نکال کر چلوک ملوک اور شہزادے کو پکڑنے کی ترکیب سوچنی شروع کر دی۔

سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے ان کو پکڑنے کے لئے وہی طریقہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو ہاتھیوں کو پکڑنے کے کام آتا ہے چنانچہ اس نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پنگلو تم جنگل میں گھوم کر کوئی گہرا گڑھا دیکھو جس میں انہیں گرایا جاسکے۔ میں اس دوران کسی درخت پر چڑھ کر بیٹھ جاتا ہوں تاکہ جنگلی جانور مجھ پر حملہ نہ کر سکیں۔“

”ٹھیک ہے میں تمہاری ترکیب سمجھ گیا ہوں۔ میں ابھی ایسا گڑھا ڈھونڈتا ہوں۔“ پنگلو نے کہا اور پھر وہ چھلانگیں مارتا ہوا

چھن چھنکو تیزی سے ایک قریبی درخت پر چڑھ گیا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے

بھروسہ کر کے ہمت اور عقل سے کام لے تو ایسے ایسے کام ہو سکتے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں۔ اس لئے تم ہمت نہ ہارو اور عقل سے کام لو۔ انشاء اللہ جیت تمہاری ہوگی بندر بابا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”مگر بندر بابا! میں اکیلا ہوں۔ جنگل میں خورنگ دزدے ہیں اور میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔“ چھن چھنکو نے کہا۔ مگر بندر بابا کی طرف سے سب کوئی آواز سنائی نہ دی۔

چھن چھنکو سمجھ گیا کہ اب جب تک اس کی صلاحیتیں واپس نہیں آئیں گی بندر بابا کی آواز بھی سنائی نہ دے گی۔

وہ بے حد گھبرایا ہوا تھا۔ اس نے جب پنگلو کو تمام باتیں بتائیں تو پنگلو بھی پہلے تو گھبرا گیا مگر پھر اس نے کہا۔

”چھن چھنکو گھبراتے کیوں ہو۔ کوئی نہ کوئی ترکیب رٹاؤ ہیں سے ہم یہ شرط جیت جائیں اس کی بات سنکر چھن چھنکو کو بھی غیرت آئی کہ ایک جانور تو حوصلے کی بات کر رہا



درمیان چھپ کر بیٹھ گیا۔

ابھی اُسے وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گزے ہوں گے کہ اچانک ایک باریک سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

”چھن چھنگلو تم نیک مقصد کے لئے سب کچھ کر رہے ہو اس لئے ہم تمہاری مدد کریں گے“

چھن چھنگلو نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر اُسے بولنے والا کہیں نظر نہ آیا۔ پہلے تو اس نے سمجھا کہ یہ آواز اس کا وہم ہے مگر دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑا جب اس نے درخت کے ایک پتے سے ایک چھوٹے سے بونے کو کود کر شاخ پر آتے دیکھا۔ یہ سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بونا تھا جس نے سر پر سبز رنگ کی ایک قیف ناما ٹوپی پہنی ہوئی تھی ایسی ٹوپی جیسی کرسی کے منخرے پہنتے ہیں۔

”مجھ سے ملو چھن چھنگلو! میں بونوں کا شہزادہ ہوں اور تمہیں اپنے جنگل میں خوش آمدید کہتا

ہوں۔ بونے شہزادے نے بھدک کر آگے آتے ہوئے باقاعدہ چھن چھنگلو سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

”اوہ بہت بہت شکریہ بونے شہزادے! مجھے تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔“ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے بونے شہزادے سے ہاتھ ملاتے ہوئے جواب دیا۔

”چھن چھنگلو مجھے معلوم ہے کہ جنگل میں آنے سے تمہاری صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں اور دوسری طرف شہزادے نے تمہاری موت کا مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ جنگل میں اس کے میزٹکار نے جگہ جگہ اپنے آدمی چھپا رکھے ہیں جو شہزادے کے اشارے پر تمہیں زہریلے تیروں سے چھید سکتے ہیں۔ کوئی درخت گرا کر تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں یا پھر کوئی پالتو چیتا تم پر چھوڑا جا سکتا ہے۔“ بونے شہزادے نے کہا۔

”اوہ مگر شہزادے اور میرے درمیان تو صرف ایک دوسرے کو پکڑنے کی شرط لگی تھی۔ پھر



میں نے یہیں جنگل میں بیٹھ کر تمہارے تمام کارڈے دیکھے ہیں۔ مثلاً تمہارا اور جاگو نہ جن کا مقابلہ، اور یقین جانو مجھے تمہارے کارناموں پر فخر ہے۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ تمہارے کارناموں میں شریک ہو جاؤں اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دے دیا ہے۔ آج کے بعد اگر تم چاہو تو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اور برائی اور ظلم کے خلاف تمہارے ساتھ ملکر کام کرؤں گا۔ بونے شہزادے نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے بحد خوشی ہوگی میرے دوست۔ اگر تمہاری صلاحیتیں ظلم کے خلاف کام آئیں تو اس سے اور زیادہ اچھی بات کیا ہو سکتی ہے؟" چمن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے آج سے ہم دونوں اکٹھے رہیں گے۔ ہاتھ ملاؤ اور دوستی چکی۔ بونے شہزادے نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر چمن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مصافحہ کیا۔

وہ مجھے کیوں ہلاک کریگا؟" چمن چھنگلو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شہزادے کو نہیں جانتے چمن چھنگلو، وہ کسی قیمت پر بھی چاندنی پھول تمہیں نہیں دینا چاہتا۔ بونے شہزادے نے کہا۔

"کیا چلوک لوک بھی اس سائش میں شریک ہیں؟" چمن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں، انہیں شہزادے کی سکیم کا علم نہیں ہے۔ وہ صرف تفریح کی خاطر یہ مقابلہ کر رہے ہیں۔ بونے شہزادے نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں اتنی تفصیل سے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟" چمن چھنگلو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چمن چھنگلو! جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں کچھ طاقتیں دے رکھی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی چند صلاحیتیں دی ہیں۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مجھے پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے



اس میں سرگوشی کی اور چھن چھنگلو کے چہرے پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ شہزادے نے مسکرتے ہوئے کہا۔

”بہت اچھی ترکیب ہے، بہت ہی اچھی۔“  
 چھن چھنگلو نے خوشی سے چمکتے ہوئے جواب دیا۔  
 ”ٹھیک ہے تو پھر چلو اس پر عمل کریں۔“  
 بونے شہزادے نے کہا اور پھر چھن چھنگلو نے بونے شہزادے کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اچھل کر درخت سے نیچے اتر آیا اور پھر جیسے ہی اس کے قدم زمین پر گئے اسی لمحے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جاگرا۔

”اب سنو! تم نے چلو سک ملو سک اور شہزادے کو پکڑنے کے لئے جو ترکیب سوچی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ شہزادہ اس جنگل میں شکار کیلئے رہتا ہے اور اُسے یہاں کے ہر گڑھے کے متعلق اچھی طرح علم ہے اس لئے وہ اس داڑ میں کبھی نہیں آئے گا۔ بونے شہزادے نے کہا۔“

”اوہ تمہاری بات بالکل درست ہے مجھے اس بات کا خیال تک نہیں آیا۔ مگر اب تم کوئی ترکیب بتاؤ۔“ چھن چھنگلو نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اس کے لئے میرے ذہن میں ایک اچھوتی ترکیب ہے۔ ایسی ترکیب کہ تم سنو گے تو خوشی سے اچھل پڑو گے۔“ بونے شہزادے نے جواب دیا۔

”اچھا، کیا ترکیب ہے؟“ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

اور پھر بونے شہزادے نے چھن چھنگلو کے کان



تم فکر نہ کرو، میں نے سب پروگرام بنا لیا ہے۔ میرے آدمی جنگل میں موجود ہیں جو اس کے متعلق لمحہ لمحہ کی خبریں مجھے پہنچاتے رہیں گے اس طرح ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ شہزادے نے جواب دیا۔

”بہت خوب“ چلوک نے تعریفی لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے ایک آدمی نکلا اور شہزادے کے سامنے جھک گیا۔ ”کیا خبر ہے؟“ شہزادے نے باوقار لہجے میں پوچھا۔

”شہزادہ حضور! وہ لڑکا جنگل میں داخل ہو چکا ہے۔“ مقوڑی دیر دیر وہ ایک جگہ کھڑا رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے ساتھی بندر کو جنگل میں دوڑا دیا ہے اور وہ خود ایک گھنے درخت پر چڑھ کر چھپ گیا ہے۔ اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے آسے وہیں روکو جب تک ہم

چلوک چلوک اور شہزادہ گھوڑوں پر سوار جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل کے اندر داخل ہو گئے۔ جنگل خاصا گھنا اور خوفناک تھا۔ ”یہ تو خاصا خوفناک جنگل ہے“ چلوک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں چلوک یہ میرا پسندیدہ جنگل ہے۔ یہاں درندوں اور وحشی جانوروں کی کثرت ہے۔“ شہزادے نے یوں فخریہ لہجے میں کہا جیسے جنگل میں درندے اس نے چھوڑ رکھے ہیں۔

”اب اس چمن جھنگلوں کے بارے میں کیا پروگرام ہے اس جنگل میں تو آسے ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا۔“ چلوک نے کہا۔



اپنے آدمیوں کو منع کر دیتا ہوں کہ وہ مجھے اطلاع نہ دیں۔ شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ چلوںک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ادھر پھر شہزادے نے اپنا دایاں ہاتھ سر سے بلند کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک درخت کی آڑ سے ایک نوجوان نکلا اور شہزادے کے سامنے آکر جھک گیا۔

"سنو! اب تم میں سے کسی نے مجھے آکر اطلاع نہیں دینی۔ سمجھے۔ سب کو بتا دو" شہزادے نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا "آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر سلام کر کے واپس دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔

"اب ٹھیک ہے دوستو" شہزادے نے مسکراتے ہوئے چلوںک ملوگ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ہاں اب ٹھیک ہے۔ آؤ اب اُسے ڈھونڈیں"

پہنچ نہ جائیں۔ شہزادے نے جواب دیا وہ آدمی سلام کر کے تیزی سے مڑا اور میں غائب ہو گیا۔

"آؤ چلیں۔ شہزادے نے گھوڑے کو لگاتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اپنے گھوڑے آگے بڑھا دیئے۔

"مگر اس طرح ہمیں کیا لطف آئے گا۔ تو آسانی سے اس لڑکے کو پکڑ لیں گے ملوگ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر تم کیا چاہتے ہو؟ شہزادے نے حیرت لہجے میں پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم اُسے خود ڈھونڈیں اور اُسے خود اپنی کوشش سے پکڑیں مگر نے اپنے آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر مزہ بکرا کر دیا ہے۔

"ہاں شہزادے! ملوگ ٹھیک کہہ رہا۔ اس طرح سارا لطف غارت ہو گیا ہے۔ چلوںک نے بھی اپنے بھائی کی تائید کی۔ "تو ٹھیک ہے دوستو جس طرح تم کہو۔"



سے کہا۔  
 "نہیں، ایسی کوئی بات نہیں، بس اتفاقاً"  
 ہی ایسا ہو گیا ہوگا۔ شہزادے نے قد سے جھینپتے  
 ہوتے جواب دیا۔

ابھی ان کے گھوڑے تھوڑی ہی دور  
 گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں قریب ہی  
 ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی۔ شہزادے کا گھوڑا  
 چونک کر آگے تھا اس لئے اس سے پہلے کہ  
 وہ سنبھلتے، قریب ہی ایک جھاڑی سے شیر  
 نے شہزادے پر چھلانگ لگا دی۔ مگر اس سے  
 پہلے کہ شیر شہزادے کے قریب پہنچتا، چلوک  
 کے ریواندر سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور  
 دوسرے ٹٹے شیر کا جسم فضا میں ہی ٹکڑے  
 ٹکڑے ہو کر بکھر گیا۔

شیر کے اچانک حملے سے شہزادے کا گھوڑا  
 بھڑک گیا تھا اور شہزادہ اس کی پشت سے  
 اچھل کر دور ایک جھاڑی میں جا گیا تھا۔  
 شیر کے مرتے ہی شہزادہ اچھل کر کھڑا  
 ہو گیا اور اس نے تھیں آئینہ نظروں سے

چلوک ملوک نے بیک آواز ہو کر جواب دیا۔  
 اور ان تینوں نے گھوڑے آگے بڑھا دیئے  
 جنگل کو خاصا گھسا تھا مگر چونکہ شہزادہ  
 یہاں شکار کھیلتا رہتا تھا اس لئے اس نے  
 گھوڑوں کے لئے خصوصی راستے تیار کروائے تھے  
 اس وقت بھی وہ ایسے ہی راستے پر گھوڑے  
 دوڑاتے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے  
 اتو کی کریہہ آواز سنائی دی۔ یہ آواز شمال  
 کی طرف سے آئی تھی۔

شہزادے نے اچانک گھوڑے کا رخ شمال  
 کی طرف موڑ دیا اور چلوک ملوک نے  
 اس کی پیروی کی۔

ابھی وہ اس راستے پر تھوڑی ہی دور  
 گئے ہوں گے کہ اچانک ایک گیڈ کے  
 چیخنے کی آواز سنائی دی اور شہزادے نے  
 ایک بار پھر راستہ بدل لیا۔  
 "یہ کیا چتر ہے جب بھی کسی جانور کی  
 آواز سنائی دیتی ہے تم راستہ بدل لیتے  
 ہو؟ چلوک نے کچھ سوچتے ہوئے شہزادے



چلوںک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
"اگر تم اس کو نہ مارتے تو شاید آج نے اپنا رخ شمال مشرق کی طرف کر لیا۔  
میری بھوت ہی آگئی تھی۔"

پھر اس سے پہلے کہ چلوںک کوئی جواب ایک درخت پر سے ایک سیاہ ریچھ کی  
دیا۔ ایک آدمی تیزی سے بھاگتا ہوا شہزادے چیخ سانی دی اور ان تینوں نے بیک وقت  
کے قریب آیا اور کہنے لگا۔  
"شہزادہ حضور! ہم سے غفلت ہو گئی۔ جو درخت پر پڑھا بیٹھا تھا ان پر چھلانگ  
شیر میں نظر ہی نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ لگانے کے لئے تیار تھا۔"

شہزادے نے پھرتی سے نیام سے تلوار  
ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جاؤ۔ شہزادے کمال لی اور ان دونوں کو ایک طرف ہٹنے  
نے کہا اور وہ آدمی سلام کر کے واپس کا اشارہ کیا۔

چلوںک نے ریچھ پر سرخ شناع والا پستول  
شہزادے کا گھوڑا چونکہ بھڑک کر بھاگ گیا پلانے کا ارادہ کیا مگر اسی لمحے ریچھ نے  
تھا اس لئے چلوںک بھڑک بھی گھوڑوں شہزادے پر چھلانگ لگا دی اور چلوںک بھڑک  
سے نیچے اترے اور پھر وہ تینوں پیدل پھرتی سے ایک طرف ہٹ گئے۔ شہزادے کے  
چلنے گئے۔ ان کا رخ شمال کی طرف تھا۔ چہرے پر چونکہ اطمینان تھا اس لئے انہوں  
ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے تھے نے سوچا کہ شہزادہ خود ہی ریچھ سے  
کہ اچانک شمال مشرق کی طرف اسے ایک گوردیہ پٹ لے گا۔

شہزادے نے تلوار بازی کا شاندار مظاہرہ شروع



کر دیا۔ مگر ریچھ بھی بیحد خوفناک اور طاقتور ہی شاع اس جگہ سے درخت کے موٹے تنے  
 تھا۔ وہ نہ صرف شہزادے کی تلوار کے پر پڑی اور درخت ایک زبردست کڑاکے کے  
 سے بچ گیا بلکہ اس نے اچانک ایسا زلزلہ سا ساتھ اس طرف گرا جدم شہزادہ موجود تھا پھر  
 حملہ کیا کہ شہزادے کو دور تک رگیتا تھا اس سے پہلے کہ شہزادہ ایک طرف ہٹا درخت  
 اب چلوںک ملوسک بھی اس پر فائر نہیں عین شہزادے پر آگرا اور شہزادے کے منہ  
 سکتے تھے کیونکہ اس سے شہزادے کے سے ایک چیخ سی نکل گئی۔  
 کا بھی خطہ تھا۔

ادھر شہزادے نے نیچے گرتے ہی سے قلابازی کھائی اور تلوار کا بھرپور وار  
 پر کیا یہ وار اتنا خوفناک تھا کہ ریچھ  
 کھا کر خوفناک آوازیں نکالتا ہوا پلٹا اور  
 درخت کی طرف بھاگا جس کی دوسری  
 چلوںک ملوسک کھڑے تھے۔

ملوسک نے جب ریچھ کو اپنی طرف  
 دیکھا تو اس نے پھرتی سے پستول سے  
 دبا دیا۔ ملوسک کے پستول سے سرخ رنگ  
 شاع نکلی اور درخت کے تنے کے قریب  
 موجود ریچھ پر پڑی اور ایک دھماکے کے  
 ریچھ کے موٹے اڑ گئے مگر اس کے

تھوڑی دیر بعد شہزادے کو درخت کے



نیچے سے نکال لیا گیا۔ وہ خاصا زخمی ہوا تھا اور بے ہوش تھا۔ اس کے زخموں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

"اسے فوراً محل میں لے چلو، یہ سخت ہے۔" چلوک نے چیخ کر کہا اور پھر آدمی شہزادے کو اٹھا کر جنگل کے کنارے کی طرف بھاگنے لگے۔ چند لمحوں بعد چلوک وہاں آئیے رہ گئے۔

"بہت بُرا ہوا، شہزادہ کافی زخمی ہوتا ہے۔" چلوک نے مڑ کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس نے پستول رکھا تھا۔ وہاں پستول کا نام و نشان تک نہ تھا۔ "اسے میرا پستول؟" چلوک نے چونک کر کہا اور پھر ادھر بھاگا جہر اس نے پستول رکھا تھا۔ "اسے میرا پستول کہاں گیا۔ میں نے تو یہیں رکھا تھا۔" چلوک تھبی چیخا۔ اور پھر انہوں نے اردگرد کی زمین چتہ چتہ چھان مارا مگر وہاں پستول ہوتے ملتے۔

پنگو بندر چھپنگو سے علیحدہ ہو کر جنگل میں بھاگتا چلا گیا۔ وہ ایسا گڑھا ڈھونڈ رہا تھا جہاں چلوک ملوگ اور شہزادے کو گرایا جاسکے مگر ایسا گڑھا اُسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ ویسے جنگل میں گھومتے ہوئے اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ شہزادے کے آدمی جنگل کے چتے چتے میں چھپے ہوئے ہیں اور جنگل بھی خاصا خطرناک تھا۔ چونکہ دن کا وقت تھا اس لئے زیادہ تر جنگلی جانوروں نے اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود کافی تعداد میں جنگلی جانوروں گھومتے ہوئے اُسے نظر آتے تھے۔



سفر کر رہا تھا۔ اب وہ تینوں گھوڑوں سے اتر کر پیدل چل رہے تھے اور پھر جلد ہی وہ موقع آگیا۔

ایک ریچھ نے شہزادے پر حملہ کیا اور پھر اس کے سامنے ہی درخت شہزادے پر گرا اور چلوںک ملوگ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پستولوں کو زمین پر رکھ کر درخت ہٹانے میں مصروف ہو گئے۔

پنگو نے سوچا کہ یہ موقع بیکہ اچھا ہے چنانچہ وہ درخت سے اترا اور پھر دبے قدموں پستولوں کی طرف بڑھا چونکہ سب لوگ درخت ہٹانے میں بُری طرح مصروف تھے اس لئے کسی کی نظر بھی پنگو پر نہ پڑی۔

پنگو نے بڑے اطمینان سے دونوں پستول اٹھائے اور بھاگتا ہوا قریبی درخت پر چڑھتا چلا گیا خوشی سے اس کا دل بتلیوں اچھل رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہوا اگر چھین چھنگو کی صلاحیتیں ختم ہو گئیں یہ دونوں چیزیں اسے بے حد فائدہ دیں گی۔

گڑھے کی تلاش میں گھومتے گھومتے پنگو اس جگہ پہنچ گیا جہاں شہزادہ اور چلوںک ملوگ گھوڑوں پر سوار آگے بڑھے چلے جا رہے تھے پنگو ان کے قریب رہ کر درختوں پر سفر کرتا رہا۔ وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنا چاہتا تھا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ شہزادے پر ایک شیر نے اچانک حملہ کر دیا اور پھر پنگو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چلوںک کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور شیر کے فضا میں ٹکڑے ہو گئے۔ پنگو یہ آلہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا اس نے سوچا کہ یہ تو بڑے کام کی چیز ہے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح یہ آلہ ان میں سے کسی کے ہاتھ سے جھپٹ لے تاکہ چھین چھنگو بھی اسے استعمال کر کے ظالموں کا مقابلہ کر سکے۔

اب وہ اسی تناڑ میں ان کے ساتھ ساتھ



مگر جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں وہ  
چھن چھنگلو کو چھوڑ کر آیا تھا تو وہ ٹھٹھک  
کر رہ گیا۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا  
اس نے سوچا بھی نہ تھا کہ چھن چھنگلو کے  
ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جیسے ہی چھن چھنگلو نے درخت سے چھلانگ  
لگائی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا  
اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔  
دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔  
زمین پر گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے  
کی کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے  
اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ وہ حرکت  
کرنے سے بالکل معذور ہو گیا تھا۔ وہ اسی طرح  
بے حس و حرکت منہ کے بل زمین پر گر رہا۔  
ایک لمبا سا تیر اس کی گردن کی پشت میں  
تلازو ہو گیا تھا۔  
یونا شہزادہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اس



کی جیب سے باہر نکلا مگر اس سے پہلے وہ اس کے جسم پر چڑھ کر تیر تک قریبی درخت سے ایک آدمی چھن چھنگو کی لپکا اور اس نے پھرتی سے چھن چھنگو کی سے تیر کھینچ لیا اور دوسرے ہاتھ میں ہوتی ایک بوٹی کو اس زخم پر اچھی طرح دیا جہاں تیر لگا تھا۔ اس بوٹی کے لگتے زخم فوری طور پر مندل ہو گیا۔ اب محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں کبھی زخم ہوا نہ ہو۔ اس کے بعد وہ آدمی واپس پلٹا اور تیزی سے جنگل میں غائب ہو گیا۔

مجھے کیا ہوا ہے بونے شہزادے، تو بالکل حرکت نہیں کر سکتا۔ چھن چھنگو نے بونے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

چھن چھنگو شہزادے کے خشکیوں نے تمہارے جسم میں ایک بوٹی کا زہر تیر کی نوک پر لگا کر داخل کر دیا ہے۔ اس بوٹی سے تم دس بارہ گھنٹوں تک بالکل حرکت نہ کر سکو گے۔ بونے شہزادے نے چھن چھنگو کو بتایا۔

”اوہ اس کا مطلب ہے کہ شہزادہ بے ایمانی کر رہا ہے۔ وہ اس طرح مجھے بے بس کر کے قابو کرنا چاہتا ہے۔“ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

”نہیں، شہزادے نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ شہزادہ تو زخمی ہو کر اپنے محل میں چلا گیا ہے۔ یہ کام شہزادے کے میسرکار نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔ بونے شہزادے نے کہا۔

”اس کا کوئی علاج کرو بونے شہزادے، اس طرح تو میں بے بس ہو کر ان کے قابو چڑھ جاؤں گا۔“ چھن چھنگو نے بونے شہزادے سے کہا۔

”چھن چھنگو! مجھے افسوس ہے کہ اس بوٹی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دس بارہ گھنٹوں کے بعد تم خود بخود ٹھیک ہو جاؤ گے مگر اس سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بونے شہزادے نے کہا۔

”اچھا مجھے سیدھا تو کر دو۔ اس طرح تو میں کچھ دیکھ بھی نہیں سکتا۔“ چھن چھنگو نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے



پنگو نے چھن چھنگو کو اب تک شہزادے  
چلوک چلوک کے متعلق تمام تفصیل بتائی  
اور چھن چھنگو کو وہ پتوں بھی دکھائے جو  
وہ ان سے اڑا کر لیا تھا۔

یہ کام تم نے غلط کیا ہے، اس طرح  
میں سمجھتا ہوں کہ تم نے چوری کی ہے اگر  
تم ان کے ہاتھوں سے جھٹ لیتے تب  
ٹھیک تھا۔ چھن چھنگو نے قدرے غصیلے لہجے  
میں کہا۔

مگر چھن چھنگو! یہ سوچو کہ اگر وہ یہ  
چیز تم پر استعمال کر دیتے تو تمہارے جسم  
کے ٹکڑے اڑ جاتے۔ پنگو نے برا سا منہ  
بناتے ہوئے کہا۔

”موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔  
اس کے بارے میں انسان کو فکر نہیں کرنا  
چاہیے۔ بہر حال یہ چیزیں تم انہیں واپس کر دو۔“  
چھن چھنگو نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

”یہ میرا کام ہے چھن چھنگو! میں انہیں اڑا  
کر لیا ہوں۔ میں خود ہی سوچوں گا کہ انہیں

وہ کبھی بھی آنا بے بس نہیں ہوا تھا۔ مگر  
لونا شہزادہ آنا چھوٹا تھا کہ وہ اس کا  
بازو تک نہ بلا سکا۔

اسی لمحے پنگو بندر وہاں پہنچا تھا اور  
اس نے جب چھن چھنگو کو یوں منہ کے بل  
زمین پر گرا ہوا دیکھا تو اس کا دل دھک  
سے رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ  
چھن چھنگو کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے چنانچہ  
اس نے درخت سے چھلانگ لگائی اور دوڑتا  
ہوا چھن چھنگو کے پاس پہنچا۔

”چھن چھنگو کیا ہوا، نصیرت تو ہے، تم اس  
طرح کیوں پڑے ہوئے ہو؟ پنگو نے چھن چھنگو  
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں میرے دوست! شہزادے کے آدمیوں  
نے بے ایمانی کی ہے۔“ چھن چھنگو نے قدرے  
باؤس لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری  
تفصیل سے سب بات پنگو کو بتائی۔ اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے لرنے شہزادے کا قتل  
بھی پنگو سے کر دیا۔



واپس کروں یا نہ کروں۔ چنگو نے بھی غصیلے  
لبے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ  
کہتا ہونا شہزادہ بول پڑا۔  
"چھن چھنگو! چلو سک ملو سک یہاں پہنچنے والے  
ہیں، ہوشیار ہو جاؤ۔"

"کیا ہوشیار ہو جاؤں۔ میں تو اب بے بس  
پڑا ہوا ہوں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا اس کا  
لبے بھی بے بسی سے پڑ تھا۔

بہت ظلم ہوا۔ ہمارے پستوں ہی تو ہمارا  
کل سرمایہ تھے۔ ان پستوں کے بغیر تو ہم  
کچھ بھی نہیں کر سکتے۔" ملو سک نے انتہائی مایوسی  
کے عالم میں کہا۔

"آخر ہمارے پستوں گئے کہاں، کون لے گیا  
انہیں؟" چلو سک نے بھی حیرت اور پریشانی سے  
پڑ لبے میں کہا۔

اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے نکل  
کر ایک نوجوان ان کی طرف بڑھا۔  
"چلو سک ملو سک! تم دونوں کے پستوں ایک

بند اٹھا کر لے گیا ہے اور یہ بند وہی معلم  
ہوتا ہے جو اس لڑکے چھن چھنگو کے ہمراہ تھا۔"



نوجوان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "ادہ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اس بندہ کو  
 ان پستولوں کی اہمیت کا کیا پتہ، وہ تو انہیں  
 ضائع کر دیگا۔ چلوں نے مزید پریشان ہوتے  
 ہوئے کہا۔  
 "گھبرانے کی ضرورت نہیں، وہ بندہ یقیناً تہا  
 پستول اس چھین چھنگو کو جا کر دیگا اور ہم  
 آسانی سے اس سے یہ پستول حاصل کر سکتے  
 ہیں۔" نوجوان نے چلوں کو مشورہ دیتے  
 ہوئے کہا۔  
 "ہاں چلوں! اس لڑکے کو ان پستولوں کے  
 متعلق کوئی علم نہیں۔ یقیناً اس کے لئے وہ  
 بے کار ہونگے۔ ہم اگر اسے قابو کر لیں تو وہ  
 پستول حاصل کر سکتے ہیں۔" چلوں نے کہا۔  
 "تو ٹھیک ہے چلو، ہمیں فوراً اس کے  
 پاس پہنچنا چاہیے۔" چلوں نے کہا۔  
 "مگر وہ اس وقت ہے کہاں، اس بارے  
 میں تو ہمیں علم ہی نہیں۔" چلوں نے کچھ  
 سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو اس  
 کے پاس لے چلتا ہوں۔" اس نوجوان نے کہا۔  
 "ٹھیک ہے، اگر تمہیں معلوم ہے تو چلو۔" چلوں  
 نے کہا۔ اسے مقابلہ وغیرہ بھول گیا تھا اب  
 تو انہیں اپنے پستولوں کی فکر تھی۔ جس کے  
 بغیر وہ اپنے آپ کو بالکل ہی بے بس اور ناکارہ  
 سمجھ رہے تھے۔ اپنے جہاز کو وہ ابھی کھول  
 نہیں سکتے تھے اس لئے ان کا واحد سہارا  
 یہی پستول ہی تھے۔  
 نوجوان ان دونوں کو ہمراہ لئے ہوئے درختوں  
 کے درمیان میں سے گزرتا چلا گیا اور پھر  
 تقریباً آدھ گھنٹہ چلنے کے بعد نوجوان اچانک  
 رک گیا۔  
 "اب آپ آگے جانیے۔ وہ لڑکا چھین چھنگو  
 ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا نظر آ جائیگا۔"  
 نوجوان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "مگر وہ بندہ" چلوں نے تشریح بھرے لہجے  
 میں پوچھا۔  
 "وہ بھی کہیں آس پاس ہی ہوگا آپ فکر



نہ کریں ہم یہیں موجود ہیں۔ بندر بمائے ہاتھ سے بچ کر نہیں جاسکتا۔ اگر آپ اس سے اپنے پستول حاصل نہ کر سکیں تو ہم اس بندر کو ہلاک کر کے بھی آپ کے پستول حاصل کر لیں گے۔ مگر چونکہ شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ جب تک آپ حکم نہ دیں ہم مداخلت نہ کریں اس لئے ہم خاموش ہیں۔ یہ حال جب پانی سر سے اونچا ہو جائیگا تو ہمیں مداخلت کرنی ہی پڑے گی۔ نوجوان نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔

چلوک ٹوک اس کے غائب ہوتے ہی آگے بڑھے اور پھر انہیں درہ ایک درخت کے نیچے منہ کے بل چھین چھین لٹا ہوا نظر آ گیا۔ بندر دونوں ہاتھوں میں پستول لئے اس کے قریب کھڑا تھا۔

”یہ نیچے کیوں پڑا ہوا ہے؟“ ٹوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
”معلوم نہیں، مجھے تو فکر پستولوں کی ہے۔“

۸۱  
بیک نے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے چھین چھین کے قریب پہنچ گئے۔ پنگو بندر پستولوں میں نہیں قریب آتا دیکھ کر چھین چھین گیا۔ یہ تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔ وہیں ہمارے پستول واپس کر دو چھین چھین چوری ہمارے بندر نے ہمارے دونوں پستول چوری لئے ہیں اور یہ اصول کے خلاف ہے۔ چلوک نے چھین چھین سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے، کیا یہ اصول ہے۔ کیا یہی بات شرط میں طے ہوتی ہے؟ چھین چھین نے پشت کے بل لیٹے لیٹے جواب دیا۔

”کیا مطلب؟ ہم نے کیا بے اصولی کی ہے؟“ چلوک نے جڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بے اصولی نہیں تو اور کیا ہے کہ شہزادے کے نکالیوں نے تیر کی ٹوک پر زہر لگا کر میری پشت میں داخل کیا اور پھر ایک بوٹی لگا کر زخم منڈل کر دیا اور اس زہر کی وجہ سے میں مفلوج ہو کر رہ گیا ہوں کیا مقابلہ



اسی طرح ہوتا ہے۔ چھین چنگلو نے پہلے سے زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا۔  
 "اے اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی گھبرائی ہوئی ہے۔ بہر حال ہم نے شہزادے کو یہ ہرگز نہیں دیا تھا۔" ملوسک نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔  
 "میں ہرگز نہیں جانتا کہ تم نے مشورہ کیا تھا یا نہیں۔ بہر حال اب میں مفرج پڑا ہوں تم میرے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتے ہو مجھے ہلک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، قید کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ چھین چنگلو نے جواب دیا۔  
 "نہیں یہ غلط ہے اگر تمہیں بے بس کیا گیا ہے تو پھر ہم بھی اس مقابلے سے دستبردار ہوتے ہیں۔" ملوسک نے جواب دیا۔  
 "مگر اب اس چاندنی پھول کی تائید کر دی۔ کیا شہزادہ یہ پھول دینے کا ہواگا؟ چھین چنگلو نے کہا۔  
 "ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب

مقابلہ ہی نہیں ہوا تو یہ شرط بھی پوری نہیں ہوتی اور جب تک شرط پوری نہ ہو ہم شہزادے کو مجبور نہیں کر سکتے۔" ملوسک نے جواب دیا۔  
 "ٹھیک ہے، میں شہزادے سے ایک بار پھر بات کر ڈنگا۔ پھر اس کے جواب کے بعد میں سوچوں گا کہ کیا کیا جائے۔" چھین چنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 "ہمارے پستول تو اپنے بندر سے واپس کراؤ۔" ملوسک نے کہا۔  
 "ہاں! میں نے پہلے ہی چنگلو سے کہا تھا کہ وہ تمہارے پستول واپس کر دے کیونکہ یہ چوری بنتی ہے۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے جھپٹ لیتا تب دوسری بات تھی۔" چھین چنگلو نے جواب دیا۔  
 "شکریہ! تم واقعی با اصول آدمی ہو۔ ہمارے دل میں تمہاری قدر اور بڑھ گئی ہے۔" ملوسک نے کہا۔  
 "تم ایسا کرو، مجھے سیدھا کر دو تاکہ میں جا



اسی طرح ہوتا ہے۔ چھن چنگو نے پہلے زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا۔  
 "اے اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی حرکت ہے۔ بہر حال ہم نے شہزادے کو یہ ہرگز نہیں دیا تھا۔" ملوسک نے افسوس کا کرتے ہوئے کہا۔  
 "میں ہرگز نہیں جانتا کہ تم نے مشورہ کیا یا نہیں۔ بہر حال اب میں مفلوج پڑا ہوں تم میرے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتے ہو مجھے جک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، قید کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ چھن چنگو نے جواب دیا۔  
 "نہیں یہ غلط ہے اگر تمہیں بے بس کیا گیا ہے تو پھر ہم بھی اس مقابلے سے دستبردار ہوتے ہیں۔" ملوسک نے جواب دیا۔  
 "مگر اب اس چاندنی پھول کا کیا ہو گا؟ شہزادہ یہ پھول دینے کی اجازت دیدے گا؟ چھن چنگو نے کہا۔  
 "ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب

مقابلہ ہی نہیں ہوا تو یہ شرط بھی پوری نہیں ہوتی اور جب ایک شرط پوری نہ ہو ہم شہزادے کو مجبور نہیں کر سکتے۔" ملوسک نے جواب دیا۔  
 "ٹھیک ہے، میں شہزادے سے ایک بار پھر بات کر ڈینگا۔ پھر اس کے جواب کے بعد میں سوچوں گا کہ کیا کیا جائے۔" چھن چنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 "ہمارے پستول تو اپنے بندر سے واپس کراؤ۔" ملوسک نے کہا۔  
 "ہاں! میں نے پہلے ہی پتنگو سے کہا تھا کہ وہ تمہارے پستول واپس کر دے کیونکہ یہ چوری بنتی ہے۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے چھپٹ لیتا تب دوسری بات تھی۔" چھن چنگو نے جواب دیا۔  
 "شکریہ! تم واقعی با اصول آدمی ہو۔ ہمارے دل میں تمہاری قدر اور بڑھ گئی ہے۔" ملوسک نے کہا۔  
 "تم ایسا کرو، مجھے سیدھا کر دو تاکہ میں پتنگو



کی ہے کہ اسے مفجوع کر دیا ہے۔ اس طرح مقابلہ ہوتا ہے۔ اسے ٹھیک کرو۔ چلو سک نے تلخ لہجے میں کہا۔

”یہ دس بارہ گھنٹوں سے پہلے ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے تو حفظِ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا۔ اس لیے تڑپنے آدمی نے قدرے شرمندہ لہجے میں جواب دیا۔

”ٹھیک ہے، ہم شہزادے سے بات کریں گے فی الحال اسے اٹھاکر محل میں لے چلو۔“ چلو سک نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

چلو سک کے کہنے پر ایک آدمی نے آگے بڑھکر چھینگو کو اٹھاکر پشت پر لادا اور پھر یہ قافلہ جنگل سے باہر کی طرف چلنے لگا۔ پنگو ان کے ساتھ ساتھ دوڑتا چلا جا رہا تھا۔

یونا شہزادہ چلو سک چلو سک کے آنے پر ہی دوبارہ چھینگو کی جیب میں گھس گیا تھا۔ چنانچہ چھینگو کے ساتھ ہی یونا شہزادہ بھی ہمراہ جا رہا تھا۔

سے کہہ سکوں۔ چھینگو نے کہا اور پھر ان دونوں نے اسے اٹھاکر سیدھا کر دیا۔

”پنگو! درخت سے نیچے اترو اور یہ پستول ان کو واپس کر دو، مقابلہ ختم ہو گیا ہے۔“ چھینگو نے پنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی بات سنکر پنگو درخت سے نیچے اترتا اور پھر اس نے دونوں پستول ان کی طرف پھینک دیئے۔

چلو سک چلو سک نے بڑی بے صبری سے دونوں پستول جھپٹ لئے اور پھر وہ انہیں غور سے دیکھنے لگے کہ کہیں وہ خراب نہ ہو گئے ہوں۔ مگر یہ دیکھ کر ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ پستول صحیح تھے۔

اسی لمحے اردگرد کے درختوں سے کافی تعداد میں لوگ نکل کر وہاں آگئے۔ ان میں سے ایک لمبا تڑپنے آدمی آگے بڑھا اور چلو سک چلو سک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

”کیا مقابلہ ختم ہو گیا ہے؟“  
”ہاں! ختم ہو گیا ہے۔ تم لوگوں نے زیادتی



غائب ہو کر کہا۔  
 شہزادہ حضور! میرا شکار نے اطلاع دی ہے  
 کہ چلو سک لو سک اور چھن چھنگلو نے اپنا مقابلہ  
 ختم کر دیا ہے اور آپس میں صلح کر لی ہے۔

کینز نے موزبانہ لہجے میں جواب دیا۔  
 "اگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا چلو سک لو سک  
 میرے ساتھ غلاری کر سکتے ہیں۔ کہاں ہے میرا شکار،  
 اُسے میرے سامنے پیش کرو۔" شہزادے نے قدمے  
 غلیصے لہجے میں کہا۔

حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور۔ کینز نے  
 کہا اور پھر مرکز تیزی سے چلتی ہوئی کمرے  
 سے باہر چلی گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور  
 اس بار اندر آنے والا خود میرا شکار تھا۔ وہ  
 شہزادے کے سامنے پہنچ کر رکوع کے بل جھکتا  
 چلا گیا۔

میرا شکار! یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟ کیا  
 واقعی چلو سک لو سک اور چھن چھنگلو نے صلح کر لی  
 ہے؟ یہیں تفصیل بتاؤ۔" شہزادے نے تشویش سے

شہزادے کی مرہم پٹی کر دی گئی تھی۔ شکر  
 تھا کہ اُسے شدید چوڑیں نہیں آئی تھیں مگر  
 اس کے باوجود اُسے کافی عرصہ تک آرام کرنے  
 کا مشورہ دیا گیا تھا۔

اس وقت بھی وہ اپنے کمرے خاص میں  
 بستر پر لیٹا ہوا تھا اس کے جسم پر پٹیاں بندھی  
 ہوئی تھیں اور تکلیف کی شدت سے اس کا  
 چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کینز  
 اندر داخل ہو کر شہزادے کے سامنے رکوع کے  
 بل جھک گئی۔

"کیا بات ہے؟" شہزادے نے کینز سے



پُر بلجے میں میزکار سے مخاطب ہو کر کہا  
 "جی شہزادہ حضور! آپ نے صبح سنا  
 فی الحال ان دونوں نے مقابلہ ختم کر دیا  
 اور آپس میں صلح کر لی ہے اب وہ  
 محل کی طرف آرہے ہیں۔" میزکار نے  
 بلجے میں جواب دیا۔  
 یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ میرے دست  
 دشمن کے ساتھ کیسے صلح کر سکتے ہیں  
 پوری تفصیل بتاؤ۔" شہزادے نے غصیلے  
 میں کہا۔

"شہزادہ حضور! آپ کے زخمی ہو جانے  
 چلوںک ملوک نے اپنے دونوں پستول ایک  
 طرف رکھے اور ہم سب کے ساتھ بلکہ ان  
 درخت کو ہٹانے میں مصروف ہو گئے اسی وقت  
 چھن چھنگو کے ساتھی بندر نے وہ دونوں پستول  
 اچک لٹے اور انہیں لیکر چھن چھنگو کی طرف  
 دوڑ گیا۔ اُدھر آپکے زخمی ہوتے ہی میں نے  
 اس خیال سے کہ کہیں چلوںک ملوک چھن چھنگو  
 سے مقابلہ نہ بار جائیں۔ جسم کو مفلوج کر دینے

والا زہر ایک تیر کے ذریعے چھن چھنگو کے جسم  
 میں داخل کر کے اُسے مفلوج کر دیا تاکہ چلوںک  
 ملوک آسانی سے اُسے قابو کر سکیں مگر چلوںک  
 ملوک تو اپنے پستولوں کو غائب دیکھ کر حواس  
 ہی کھو بیٹھے۔ جس پر میرے ایک آدمی نے  
 انہیں بندر کے متعلق بتایا اور پھر اس کی  
 رہنمائی میں وہ دونوں چھن چھنگو کے پاس پہنچ  
 گئے اس وقت چھن چھنگو مفلوج حالت میں  
 پڑا ہوا تھا مگر چلوںک ملوک نے اُسے قابو  
 میں کرنے کی بجائے پستول لینے کے لئے اس  
 سے صلح کر لی اور اب وہ اُسے اٹھا کر ساتھ  
 لے آرہے ہیں۔" میزکار نے تفصیلات بتاتے

ہوتے کہا۔  
 "وہ لڑکا ابھی تک مفلوج ہے۔" شہزادے نے  
 کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 "ہاں! وہ ابھی آٹھ دس گھنٹوں تک اسی  
 حالت میں رہے گا۔" میزکار نے جواب دیا۔  
 "بہت خوب، پھر ٹھیک ہے۔ میں محفل  
 میں آتے ہی اُسے قتل کرا دوں گا تاکہ نہ بچے



ہانس نہ بچے بانسری۔ تم باہر جاؤ اور جلاؤں  
کو میرے پاس بھیج دو۔ شہزادے نے مسکراتے  
ہوتے کہا اور میر شکار سلام کر کے واپس چلا  
اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر  
چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد چار قوی بیگل جہتی ہاتھوں  
میں منگی تلواریں اٹھاتے اندر داخل ہوئے۔  
میرے کمرے میں چھپ جاؤ ابھی

میرے دوست چلوک ملوک ایک لڑکے اور  
بندر کے ساتھ یہاں آئیں گے وہ لڑکا مفلوج  
ہوگا۔ پھر جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے  
اس لڑکے اور بندر کی گردنیں تن سے جدا  
کر دیتی ہیں۔ شہزادے نے انہیں حکم دیتے  
ہوتے کہا۔

حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور۔ جہتیوں  
نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے پردوں  
کی آڑ میں چھپ گئے۔

کافی دیر انتظار کے بعد ایک کینز دوبارہ کمرے  
میں داخل ہوئی۔

شہزادہ حضور! آپ کے دوست چلوک ملوک  
لڑکے اور بندر کے ساتھ حاضر ہونا چاہتے  
ہیں۔ کینز نے مودبانہ لہجے میں کہا۔  
انہیں احترام سے لایا جائے۔ شہزادے نے  
اور کینز سلام کر کے کمرے سے باہر چلی گئی  
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور چلوک ملوک  
دراخل ہوئے۔ ایک سپاہی نے چھن چنگو کو  
ہاتھ پر لادا ہوا تھا اور پنگو بندر ویسے  
ان کے ہمراہ تھا۔

چلوک ملوک اندر داخل ہوتے ہی سیدھے  
شہزادے کی طرف دوڑے جبکہ سپاہی نے چھن چنگو  
کو فرش پر لٹا دیا اور خود خاموشی سے  
باہر چلا گیا۔ پنگو بندر خاموشی سے چھن چنگو  
کے پاس کھڑا ہو گیا۔

میرے دوست شہزادے خبر ہو گیا حال ہے  
توہارا؟ چلوک نے شہزادے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں  
میں لیتے ہوئے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

بس زندہ ہوں، شکر ہے کوئی زیادہ زخم  
نہیں آئے مگر جیکوں نے کیا ہے کہ مجھے



طویل عرصے تک آرام کرنا چاہیے! شہزادے نے کہا۔  
 "شکر ہے خدا کا، اللہ تعالیٰ نے تمہیں  
 درنہ جس وقت ہم نے تمہیں درخت کے  
 سے نکالا تھا اس وقت تمہاری حالت  
 خراب تھی، چلوک نے بھی محبت بھرے  
 میں شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! پہلے پہل تو شاہی حکیم بھی گھبرا گیا۔  
 تھے مگر خیر اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی کی  
 تم لوگ سناؤ کیا تم مقابلہ جیت گئے؟  
 تے ایک نظر فرش پر پڑے ہوئے چھین چکے  
 پر ڈالتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا۔  
 "خاک جیت گئے۔ تمہارے آدمیوں نے  
 کا تمام مزہ بکرا کر دیا۔ مقابلے اس  
 ہوتے ہیں۔ یہ تو صریحاً بے ایمانی ہے  
 ایک فریق کو بے بس کر دیا جائے اس  
 ہم نے مقابلہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے اور  
 ہمیں تمہاری بھی فکر تھی۔ چلوک نے  
 بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

میں سمجھتا ہوں کہ  
 کیونکہ تم اسے بلجے  
 شہزادے نے سنجیدہ  
 نہیں شہزادے! ایسی بات نہیں، ہم بہادر  
 اور بہادر مقابلے کے وقت اس طرح کے  
 کا سہارا نہیں لیا کرتے۔ چلوک نے

مگر میں اس لڑکے کو اب زندہ نہیں  
 یہ ہمارا مقدس پھول حاصل کرنا چاہتا  
 اور ایسا ارادہ کرنا بھی ہمارے ملک میں  
 اور اس جرم کی سزا موت ہے اس  
 میں صرف تمہاری ضد کی وجہ سے  
 طرح روشن ہو گیا تھا ورنہ میں اس بھرے دربار  
 قتل کرا دیتا۔ اب تم نے اپنی  
 پوری کر لی ہے اس لئے میں اسے موت  
 دیتا ہوں۔ شہزادے نے تلخ لہجے میں  
 اور پھر اس نے لیٹے ہی لیٹے زور سے  
 دوسرے لمحے پردوں کے پیچھے سے

بجائی۔ دوسرے لمحے پردوں کے پیچھے سے  
 شہزادے نے کہا۔



چاروں جلاذ ننگی تلواریں اٹھاتے باہر نکل آئے۔  
 "اس فرش پر پڑے ہوئے لڑکے کو قتل کر  
 شہزادے نے چیخ کر کہا اور چاروں حبشی  
 سے چھن چھنگلو کی طرف لپکے۔  
 "ٹھہرو۔ چلو سک نے چیخ کر حبشیوں سے  
 مگر حبشی تو شہزادے کا حکم سن چکے  
 وہ شہزادے کے علاوہ بھلا کس کی بات  
 تھے اس لئے چند ہی قدم اٹھا کر فرش  
 پڑے ہوئے چھن چھنگلو کے قریب پہنچ گئے  
 پھر بیک وقت ان چاروں نے اپنی تلواریں  
 فضا میں بلند کیں۔  
 "شہزادے انہیں روکو" چلو سک نے چیخ کر  
 اور اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔  
 مگر شہزادہ خاموش رہا اور اسی لمحے جلاذ  
 نے تلواروں کو بھکی کی سی تیزی سے چھن  
 کی طرف جھکایا۔  
 ادھر چلو سک نے پستول کا ٹریگر دبا  
 اس کے پستول سے سرخ رنگ کی شعاع  
 اور دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا

جہتیوں کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرش  
 پڑے ہوئے بکھر گئے۔  
 "کیا کیا تم نے ملوک! میں یہ گستاخی  
 برداشت نہیں کر سکتا۔ شہزادے نے اپنے  
 جہتیوں کی موت پر غصے سے چیختے ہوئے  
 کہا۔ اور میں بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ  
 بغیر مقابلے کے تم ایک بے گناہ کو قتل کر دو  
 اگر تمہیں اس کے مارنے کا اتنا ہی شوق  
 ہے تو باقاعدہ مقابلے میں اس کا خاتمہ  
 کرو۔ چلو سک نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔  
 "مگر میں تو زخمی ہوں، مقابلہ کیسے کر  
 سکتا ہوں۔ تم کرو اس کے ساتھ مقابلہ، مگر  
 شرط یہ ہے کہ اسے ہر قیمت پر مارنا  
 ہے۔" شہزادے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 "ہاں! ہم اس بات کے لئے تیار ہیں  
 اگر تم اسے ختم کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر  
 تمہارے دوست ہونے کی وجہ سے ہم بھی  
 تمہارے ساتھ ہیں مگر شرط یہ کہ اسے بھی



مقام اور اگر ملوک میرے جلاڑوں کا خاتمہ  
کر دیتا تو اب تک تمہارا قصہ ہی پاک  
ہو چکا ہوتا۔ شہزادے نے تلخ لہجے میں کہا۔  
ملوک نے جلدی کی ہے ورنہ تمہارے جلاڑوں  
تب بھی یہی حشر ہوتا۔ چھن چھنگو نے

جواب دیا۔ اس کی انہی باتوں پر مجھے غصہ آتا  
ہے۔ کیا پڑی اور کیا پڑی کا شور بہ۔ چھوٹا  
سا رٹکا ہے اور مجھے کس دھڑلے سے چیلنج  
کر رہا ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ اسے برقیتم  
پر ختم ہونا پڑے گا۔ میں اس کی گستاخیاں  
زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا۔ شہزادے  
نے غصے سے پیچھتے ہوئے کہا۔

زیادہ غصہ مت کرو شہزادے! بس کہہ  
دیا کہ یہ ختم ہو جائے گا لیکن اس طرح  
نہیں جس طرح تم چاہتے ہو۔ اسے بھی وار  
کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔ چلوک نے شہزادے  
سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دوبارہ چھن چھنگو

مقابلہ کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔ چلوک  
نے جواب دیا۔

”تو ٹھیک ہے، اسے ٹھیک ہونے دو۔  
اس کے بعد نکل صبح اسے محل سے باہر  
نکال دیا جائے گا اور تم بھی محل سے  
باہر چلے جانا پھر اس کی لاش بیکر ہی  
میرے پاس آنا۔ شہزادے نے رضامند ہوتے  
ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔ کیوں چھن چھنگو  
کیا تمہیں یہ مقابلہ منظور ہے تمہیں کھلی آزادی  
ہوگی کہ تمہارا اگر داؤ چلے تو تم بھی  
جس ختم کر سکتے ہو۔ چلوک نے چھن چھنگو  
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں اس قسم کے مقابلے کے حق میں  
نہیں ہوں۔ میں تو ایک نیک مقصد کے لئے  
یہ پھول حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر شہزادہ  
اس کی اجازت دے دے تو زیادہ بہتر  
ہے۔“ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

”میں ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے



کرتے ہو کہ اگر یہ ہمیں ختم کرنے میں  
ہایاب ہو جاتے تو تم اسے چاندنی پھول سے  
دو گے؟ چلوک نے مڑ کر شہزادے کو آنکھ  
مارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر طنزیت مسکراہٹ  
تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس کے لپٹوں  
سے نکلنے والی شعاع چھن چھنگلو کے چہیڑے اڑا  
دے گی۔

مگر شہزادہ بے حد سنجیدہ تھا اُسے یہ خیال  
آگیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ چلوک ملوک چھن چھنگلو  
کے ساتھ سازش کر لیں اور اس طرح وہ پھنس  
جاتے۔ چنانچہ اس نے چلوک ملوک سے مخاطب  
ہو کر کہا۔

چلوک ملوک! میں اس صورت میں وعدہ  
کر سکتا ہوں جب تم اپنی مقدس کتاب کی قسم  
کھا کر کہو کہ تم اپنی طرف سے چھن چھنگلو کو ختم  
کرنے کی پوری سنجیدگی سے کوشش کرو گے۔  
ہم اپنی مقدس کتاب کی قسم کھا کر کہتے  
ہیں کہ ہم چھن چھنگلو کو مقابلے میں ختم کرنے  
کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ چلوک ملوک

سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔  
"بولو چھن چھنگلو! کیا یہ مقابلہ تمہیں منظور ہے؟  
اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے مقابلہ  
منظور نہ کیا تو پھر ہمارا کوئی واسطہ نہ ہوگا۔  
پھر شہزادہ جانے اور تم جانو۔ چلوک نے چھن چھنگلو  
کو دھمکاتے ہوئے کہا۔

دیکھو چلوک ملوک! تم مجھے دھمکیاں مت  
دو۔ میں کسی مقابلے سے نہیں ڈرتا۔ میں تو  
صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے تمہارے خون سے  
ہاتھ نہ رنگنے پڑیں۔ ویسے اگر تمہاری یہی  
خواہش ہے تو مجھے یہ مقابلہ منظور ہے۔  
میں پوری کوشش کر دوں گا کہ تم دونوں کے  
سر شہزادے کے سامنے لا ڈالوں مگر اس کے  
ساتھ میری یہ شرط ہوگی کہ اگر میں نے  
ایسا کر لیا تو شہزادے کو چاندنی پھول اپنی  
خوشی سے میرے حوالے کرنا پڑے گا پھر اس  
سلسلے میں کوئی بہانہ یا مکاری نہیں چلے گی۔  
چھن چھنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔  
"کیوں شہزادے! کیا تم اس بات کا وعدہ



ہوں۔ شہزادہ خواجہ خواجہ ضد میں آکر تمہیں گناہ  
 یا ہے؟ چھن چھنگو نے جواب دیا۔  
 "اچھا بس اب باقی باتیں مہتم کرو۔ شہزادے  
 نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔  
 تالی بجاتے ہی ایک دربان اندر داخل ہوا۔  
 "اسی لڑکے کو اٹھا کر مہمان خانے میں لے  
 جاؤ اور اس کے ساتھی بندر کو بھی ہمراہ لے  
 جاؤ۔ جب یہ ٹھیک ہو جاتے تو اسے کسی  
 چیز کی کمی نہ ہونے دو۔ صبح ہوتے ہی  
 ان دونوں کو محل سے باہر بھیج دینا۔ شہزادے  
 نے حکم دیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور!  
 دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس  
 نے جھک کر چھن چھنگو کو کندھے پر اٹھایا  
 اور اُسے لے لے ہوتے کمرے سے باہر چلا گیا۔  
 پنگو بھی اس کے ساتھ ساتھ تھا۔  
 ان کے جانے کے بعد شہزادے نے چلوک  
 سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "دوستو! خواجہ خواجہ کی مصیبت مول لے لی۔ اس

نے بیک وقت قسم کھاتے ہوئے کہا۔  
 "ہاں! اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اب میں  
 چھن چھنگو سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ مقابلے  
 میں چلوک چلوک کا فاتحہ کر دے تو میں  
 بخوشی چاندنی پھول اس کے حوالے کر دوں گا!"  
 شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتبار ہے۔ میں  
 کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ان دونوں  
 کو موت کی وادی میں پہنچا دوں۔" چھن چھنگو  
 نے جواب دیا۔

"یہ تمہارا خام خیال ہے دوست! تمہاری  
 موت اب یقینی ہو گئی ہے تمہارے پاس  
 کل صبح تک کا وقت ہے۔ اگر تمہیں اپنی  
 جان کی سلامتی منظور ہو تو صبح مقابلے سے  
 دستبردار ہو جانا اور اس ملک سے باہر چلے  
 جانا۔ چلوک نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "جو اللہ کو منظور ہوگا وہی ہوگا دوستو!  
 جہراں مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس ہے گا  
 کیونکہ تم بہادر ہو اور میں بہادوں کی تقدیر کرتا



کا خاتمہ ہو جانے دینا تھا بہر حال ایسا کرنا کہ تم سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی محل کے دروازے پر کھڑے ہو جانا۔ پھر جیسے ہی یہ لڑکا چھین چھنگلو محل سے باہر آئے اس کا خاتمہ کر دینا۔

”ایسا ہی ہوگا شہزادے! تم فکر نہ کرو۔“ لوسک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا شہزادے! اب تم آرام کرو۔ کل ہی اب اس لڑکے کے خاتمہ کے بعد باتیں ہونگی۔“

چلو سک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر شہزادے نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ دونوں

شہزادے کے کمرے سے نکل کر اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ مطمئن تھے کہ صبح ہوتے

ہی اس لڑکے کا خاتمہ ہو جائیگا ویسے ان کے ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ ہو سکتا

ہے کہ صبح کا سورج ان کی موت کا پیغام لیکر طلوع ہو۔ انہیں ابھی تک چھین چھنگلو کی

صلاحیتوں کا علم ہی نہ تھا ورنہ وہ یقیناً اتنے مطمئن ہرگز نہ ہوتے۔

مہمان خانے میں چھین چھنگلو کو پہچاننے کے

بعد دربان واپس چلا گیا۔ اب کیا ہوگا چھین چھنگلو! اگر تم اسی طرح

بے بس رہے تو یہ خوفناک پستول تمہارا خاتمہ

کر دیگا۔“ پنگلو نے دروازہ بند ہوتے ہی چھین چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بے فکر رہو، اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوگا وہی ہوگا۔“ چھین چھنگلو نے جواب دیا۔

”اسی لمحے ہونا شہزادہ بھی جیب سے باہر نکل آیا۔ جتنی بونے شہزادے! اب تم کیا کہتے

ہو؟“ چھین چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔



موس ہوا جیسے ہر طرف دھماکے ہو رہے  
ہوں۔ سرخ شعاعیں نکل رہی ہوں، پھر میں  
نے چلو سک ٹوسک کو ہوا میں الٹا لٹکا ہوا  
دیکھا۔ پھر ایک عجیب منظر نظر آیا کہ ایک  
بہت بڑا اور گہرا کنواں ہے اور میں نے  
دیکھا کہ تم وہ دونوں بھاتی چوک ٹوسک اور پنگو  
اس کنوئیں میں گر رہے ہیں اور کنوئیں کے  
منہ پر ایک بیبت ناک دیو کھڑا ہے جس کے  
سر پر سینگ ہیں جو درمیان سے کٹے ہوئے  
ہیں۔ بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نظر  
نہیں آیا۔ بونے شہزادے نے بتایا۔  
کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آئندہ  
کیا ہوگا۔ چھن چھنگو نے الجھے ہوئے لہجے میں  
جواب دیا۔  
"چھن چھنگو! تم نے بتایا تھا کہ تمہاری  
صلاحیتیں صرف جنگل میں ختم ہو گئی تھیں  
مگر اب تو ہم جنگل میں موجود نہیں ہیں  
پھر تمہاری صلاحیتیں کیوں واپس نہیں آئیں۔ پنگو  
نے اچانک چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بتاؤں میری تو عقل ہی ضبط ہو کر  
رہ گئی ہے۔ بڑے خوفناک پستول ہیں یہ تم  
نے دیکھا ہے کہ سرخ شعاع کے بجائے ہی  
ان چاروں جھبیلوں کا کیا حشر ہوا ہے۔" بونے  
شہزادے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔  
"مگر وہ تمہاری صلاحیتیں کیا ہوتیں ان کو  
عمل میں لے آؤ۔" چھن چھنگو نے کہا۔  
"ارے ہاں! مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔  
میں تو یہ دیکھ سکتا ہوں کہ آئندہ کیا  
ہونے والا ہے۔ مجھے فوراً یہ دیکھنا چاہیے  
کہ مقابلے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔" بونے شہزادے  
نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے آنکھیں  
بند کر لیں۔  
چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں  
تو اس کے چہرے پر عجیب تاثرات تھے۔  
"کیا ہوا، کیا دیکھا تم نے؟" چھن چھنگو نے  
اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔  
"کیا بتاؤں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔  
جیسے ہی میں نے آنکھیں بند کیں، مجھے یوں



"اوہ واقعی مجھے بھی اس بات کا خیال ہی نہیں آیا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ بند بابا سے بات کروں۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بند بابا کو یاد کیا۔

"بند بابا بند بابا! کیا تم میری بات سن رہے ہو؟" چھن چھنگلو نے دل میں کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر مسرت کی سرخی چھا گئی جب اُسے بند بابا کی آواز سنا دی۔

"ہاں بیٹے! میں تمہاری بات سن رہا ہوں۔"

"بند بابا! میری صلاحیتیں واپس کیوں نہیں آتیں؟" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"بیٹے تم نے فخر و غرور کیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری صلاحیتیں چھین لی تھیں۔ مگر ایسا صرف اس وقت ہوا تھا جب تم جنگل میں تھے۔ اب تم جنگل سے باہر آگئے ہو۔ مگر اس کے باوجود تم نے

مقدس پھول کو حاصل کرنے کے لئے بے گناہ انسانوں کے خون سے چھن چھنگلو کو اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو واپس آگئی ہیں ہے۔ اس لئے جنگل سے اور پھر اچھل کے باوجود تمہاری صلاحیتیں واپس آئیں گی! بند بابا نے جواب دیا۔

"مگر بند بابا! میں نے تو مجبوراً یہ صلاحیتیں

اپنے لئے حاصل کی ہیں۔ مجھے اس پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اور اب تو خود نہیں چاہتا کہ ایسا ہو! چھن چھنگلو نے پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو بیٹے! تمہیں یہ صلاحیتیں ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ اس لئے

انہیں تم انہیں بے گناہ انسانوں کے خلاف استعمال میں لے آؤ۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ اپنی صلاحیتوں سے

ان دونوں کو ختم نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تمہاری صلاحیتیں

واپس عنایت کر دے! بند بابا نے کہا۔ میں وعدہ کرتا ہوں بند بابا کہ میں ان



”اوہ واقعات سے نہیں مارو گا صرف اپنی ہی نہیں کہے گا۔“ چھن چھنگو نے فوراً ہی اس سے بات کر کے کوشش کر کے ان دنوں بندر بابا کو یاد کیا۔ کیونکہ تم ان کے تعارف سے مجھے بندر بابا نے جراب دیا۔

”یہ تو آپ کی بات درست ہے بندر بابا۔ مگر تم تو چاندنی پھول کا بنا ہوا ہے اگر اس کے حاصل کرنے میں شہزادہ کی رضامندی کی شرط نہ ہوتی تو یہ سب بھیرا ہی پیدا نہ ہوتا۔ اب میں مجبور ہوں کیونکہ شہزادہ کسی بھی حالت میں چاندنی پھول کی حامی ہی نہیں بھرتا۔“ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمت نہ ہارو بیٹے! سب ٹھیک جائیگا۔ تمہاری نیت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری امداد کرے گا اچھا خدا حافظ۔“

”اوہ واقعات سے نہیں مارو گا صرف اپنی ہی نہیں کہے گا۔“ چھن چھنگو نے فوراً ہی اس سے بات کر کے کوشش کر کے ان دنوں بندر بابا کو یاد کیا۔ کیونکہ تم ان کے تعارف سے مجھے بندر بابا نے جراب دیا۔

”یہ تو آپ کی بات درست ہے بندر بابا۔ مگر تم تو چاندنی پھول کا بنا ہوا ہے اگر اس کے حاصل کرنے میں شہزادہ کی رضامندی کی شرط نہ ہوتی تو یہ سب بھیرا ہی پیدا نہ ہوتا۔ اب میں مجبور ہوں کیونکہ شہزادہ کسی بھی حالت میں چاندنی پھول کی حامی ہی نہیں بھرتا۔“ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمت نہ ہارو بیٹے! سب ٹھیک جائیگا۔ تمہاری نیت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری امداد کرے گا اچھا خدا حافظ۔“

اور پھر چھن چھنگو کو سوتا دیکھ کر پنگو



بھی خاموش ہو گیا۔

بونا شہزادہ تو پہلے ہی خاموش تھا۔  
اس کی چھٹی چھٹی آنکھوں میں تشریش کے  
آثار نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد وہ تینوں نیند کی وادی  
میں پہنچ گئے اور کمرہ چھین چھینگو کے خزانوں  
سے گونجنے لگا۔

چلو سک ملوسک شہزادے کے کمرے سے نکل  
کر اپنے کمرے میں پہنچے تو بستر پر بیٹھے ہی  
ملوسک نے چلو سک سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”چلو سک! یہ سب کچھ مجھے کچھ اچھا نہیں  
لگ رہا۔ ہم نے خواجہزادہ اس بے چارے لڑکے  
کو ختم کرنے کی قسم کھالی۔“

”ہاں! وہ بے چارہ مفت میں مارا جائے گا  
مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ ایک تو ہم قسم  
کھا بیٹھے ہیں دوسری بات یہ کہ اگر ہم ایسا  
نہ کرتے تو شہزادہ اُسے ویسے ہی قتل کرا  
دیتا۔ اس طرح کم سے کم اس لڑکے کو مقابلہ  
کرنے کا موقع تو مل ہی جائے گا۔ چلو سک



ہاں؟ چلوک نے اپنی بات پر اصرار کرتے

ہوتے کہا۔  
ہاں! تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست

ہے۔ بہر حال جس اطمینان سے وہ بات کرتا

ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں

کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہے جو ہمارے

لئے خطرے کا باعث ہوگی۔" چلوک نے

جواب دیا۔

"ارے چھوڑو اس خیال کو، جو ہوگا صبح

دیکھا جاتے گا۔" چلوک نے بستر پر دراز

ہوتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

پھر چلوک بھی خاموش ہو کر اپنے بستر

پر لیٹ گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک

انجمن کے آثار تھے۔

چند لمحوں بعد چلوک اچانک اٹھ بیٹھا۔

اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکالا

اور پھر اسے سرانے کے نیچے رکھتے ہوئے

چلوک سے مخاطب ہوا۔  
"چلوک چلوک"

نے جواب دیا۔

"ایک خیال میرے ذہن میں آ رہا ہے کہ

جس کام کو ہم بہت آسان سمجھے ہوتے ہیں

ہوسکتا ہے وہ اتنا آسان ثابت نہ ہو۔" چلوک

نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ اس میں مشکل کونسی بات

ہے؟ بس ایک فائر ہوگا اور معاملہ ختم۔"

چلوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں چلوک! شاید ایسا نہ ہو۔ میری

چھٹی حس بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوگا

ضرور۔ مجھے وہ لڑکا اتنا سادہ لوح نظر نہیں

آتا جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے۔"

چلوک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آخر اس خیال کی کوئی نہ کوئی وجہ تو

ضرور ہوگی۔" چلوک نے پوچھا۔

"بس وجہ تو کوئی نہیں، یونہی میرا خیال

ہے۔" چلوک کچھ تسلی بخش جواب دے سکا۔

"تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر یہ لڑکا کسی کام

کا ہوتا تو جنگل میں یوں بے بس نہ



کیا بات ہے؟ ٹوسک نے کاہلی سے آنکھیں کھلتے ہوئے کہا۔  
 "اپنا پستول جیب سے نکال کر سرہانے کے نیچے رکھ لو۔ چلوک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیوں؟ ٹوسک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔  
 "اس لئے کہ کہیں اس رٹکے کا ساتھی ندر رات کو ہمارے پستول نہ لے اڑے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم بے بسی کی موت مانے جائیں گے۔ چلوک نے جواب دیا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ ٹوسک نے کہا اور پھر اس نے بھی جیب سے پستول نکالا اور اسے اپنے سرہانے کے نیچے رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔  
 پھر جب ان دونوں کی آنکھ کھلی تو دروازے پر دستک دی جا رہی تھی۔ چلوک نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔ شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ آپ دونوں کو باغ بونے سے پیشتر محل کے دروازے پر پہنچا دیا جائے کیونکہ مہمان خانے میں موجود لڑکا باغ ہوتے ہی باہر پہنچا دیا جائیگا۔ دربان نے دروازہ کھول دیا۔

"اوہ، اچھا ٹھیک ہے۔ ہم چند لمحوں میں باغ ہو جاتے ہیں۔ چلوک نے کہا۔ ٹوسک بھی اٹھ بیٹھا تھا۔

ان دونوں نے تیزی سے کپڑے تبدیل کئے اور پانی کے چھینٹے مارے اور پھر اپنے پستول نبھالتے ہوئے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ دربان کی راہنمائی میں وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گئے۔

دروازہ کھولا اور پھر ان دونوں دربان نے اس کے ساتھ ہی دروازہ کو باہر نکال دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔  
 وہیں موجود درختوں کے نیچے چھپ جانا۔



چاہیے۔ پھر جیسے ہی وہ لڑکا باہر نکلے۔  
 فرزا ہی اس پر فائر کر دیں تاکہ جتنا جلد  
 یہ معاملہ نیٹ اسکے نیٹ جاتے۔ چلو سک نے  
 کہا اور ٹرسک نے تائید میں سر ہلا دیا۔ اور  
 پھر وہ دونوں درختوں کی آڑ میں چھپ گئے  
 انہوں نے پستول نکال کر ہاتھوں میں لے لئے  
 اب وہ چھین چھنگو پر فائر کرنے کے لئے بالکل  
 تیار تھے۔

چھین چھنگو اطمینان سے سویا ہوا تھا کہ  
 دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور پھر ایک  
 دربان اندر داخل ہوا۔

”اٹھو لڑکے! شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ  
 تمہیں محل سے باہر پہنچا دیا جائے۔“ دربان نے  
 قدرے سخت لہجے میں کہا۔  
 ”اچھا! کیا صبح ہو گئی ہے؟“ چھین چھنگو نے  
 اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! ہونے والی ہے، چلو تیار ہو جاؤ۔“  
 دربان نے جواب دیا۔  
 ”چلو میں تیار ہوں۔“ چھین چھنگو نے کہا اور  
 پھر بستر سے نیچے اتر آیا۔ ہونا شہزادہ پہلے ہی



پہانچیں لگاتا ہوا ایک راہداری میں غائب ہو گیا۔  
چھن چھنگلو دربان کے ساتھ چلتا ہوا محل کے  
بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔

دربان کے اشارے پر دروازے پر موجود  
پاسبانوں نے پھاٹک کھول دیا اور دربان نے  
چھن چھنگلو کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ چھن چھنگلو  
ناوشی سے چلتا ہوا پھاٹک سے باہر آ گیا۔  
دروازے سے باہر آتے ہی اس نے دیکھا

کہ ایک درخت پر سے پنگو اچانک نیچے  
بھیٹا اور دوسرے لمحے اس نے چلوک کے  
ہاتھ سے پتلوں جھپٹا اور بھاگ کھڑا ہوا۔  
"ارے میرا پتلوں! چلوک نے چیخ کر کہا  
اور پھر وہ بے اختیار دیوانہ وار پنگو کے پیچھے

بھاگ کھڑا ہوا۔ چھن چھنگلو کو دیکھ کر اس پر غار  
موسک جو چھن چھنگلو کی آواز سن  
کرنے ہی والا تھا کہ چلوک کی آواز سن  
کر بے اختیار اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کی  
انگلی ٹریگر پر دب گئی۔ پتلوں سے سرخ  
رنگ کی شفاعت نکلی مگر ہاتھ بہکنے کی وجہ سے

اس کی جیب میں موجود تھا۔ پنگو بھی اس  
کے ہمراہ چل پڑا۔

"چھن چھنگلو! میں دیکھ رہا ہوں کہ چلوک  
موسک محل کے دروازے کے باہر درختوں کی  
آڑ میں موجود ہیں اور تم پر محل سے باہر  
نکلنے ہی اپنے پتلوں سے حملہ کر دیں گے!  
بڑے شہزادے نے جیب کے اندر سے ہی  
چھن چھنگلو کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"اس اطلاع کا بے حد شکریہ! تمہاری صلاحیتیں  
واقعی بڑے کام کی ہیں۔ ورنہ ہو سکتا تھا کہ  
میں بے خبری میں ہی مارا جاتا۔" چھن چھنگلو نے  
جواب دیا۔

"کیا بات ہوتی؟ پنگو نے پوچھا اور چھن چھنگلو  
نے بڑے شہزادے کی اطلاع اسے بھی بتادی۔  
"تو ٹھیک ہے چھن چھنگلو! تم دروازے پر  
پہنچو، میں الگ ہو کر جاؤنگا۔ کم سے کم ان  
میں سے ایک کا پتلوں تو میں چھین ہی لوں گا۔  
دوسرے کو تم سنبھال لینا۔" پنگو نے کہا اور  
پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو اُسے روکنا وہ



نشانہ بھی بہک گیا اور سرخ شعاع چھین چھینگو  
پر پڑنے کی بجائے محل کے پھاٹک پر پڑی  
اور ایک زبردست دھماکے سے پھاٹک ریزہ ریزہ  
ہو کر ہوا میں بکھر گیا۔ اور پھاٹک پر موجود  
سپاہیوں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔

چھین چھینگو نے چھلانگ لگا کر ایک طرف ہٹا  
مگر سرخ شعاع نے اُسے گھیر ہی لیا۔  
پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ہر طرف  
آگ کے شعلے اور دھواں سا چھا گیا۔

وہ مارا۔ ٹوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے  
کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، پنگو  
نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگائی۔ اور  
اس بار وہ ٹوسک کے ہاتھوں سے پستول  
چھیننے میں کامیاب ہو ہی گیا مگر جیسے ہی  
وہ دونوں پستول لے کر بھاگا، ٹوسک نے جو  
اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا اچانک اس پر  
چھلانگ لگائی اور پھر پنگو نے اس کے ہاتھوں  
سے بچنے کی کوشش کی مگر ٹوسک نے اُسے  
جھپٹ ہی لیا۔ اور پھر اس نے دونوں  
پستول اس کے ہاتھوں سے چھین کر ٹوسک کی  
طرف پھینکے۔ اور پنگو کو اپنے گھٹنوں کے

کی طرف اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ درخت  
جس کی آڑ میں ٹوسک چھپا ہوا تھا اچانک  
غائب ہو گیا اور ٹوسک ہاتھ میں پستول لے  
اس کے سامنے کھڑا رہ گیا۔ وہ حیرت سے  
بت بنا ہوا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ  
رہا تھا کہ آخر درخت کہاں غائب ہو گیا۔  
اُسی لمحے پنگو نے اس پر ایک طرف سے  
چھلانگ لگائی مگر ٹوسک اپنی جگہ سے ہٹ گیا  
اور پنگو اس کے ہاتھ سے پستول چھیننے  
میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس محلے سے ٹوسک ہوش میں آ گیا اس  
نے پھرتی سے اپنا پستول سیدھا کیا اور پھر  
اس سے پہلے کہ چھین چھینگو سنبھلتا ٹوسک نے

WWW.PAKSOCIETY.COM



بڑے ہوتے دونوں لپتوں اٹھاتے اور انہیں  
 چھین چھینگو کی طرف بڑھ گیا۔  
 عمل کا نچانگ اڑنے اور ان دونوں کے  
 ہونے والے مقابلے کی خبر شہزادے تک  
 پہنچ گئی تھی اس لئے شہزادہ اپنے حفاظتی  
 دستے سمیت محل کے اڑے ہوئے دروازے  
 پر پہنچ گیا تھا وہ بھی بڑی حیرت بھری  
 نظروں سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی  
 اس نے چلوک ملوک کو بے بس دیکھا، اس  
 نے اپنے محافظ دستے کو اشارہ کیا اور محافظ  
 دستے نے اچانک چھین چھینگو پر تیروں کی  
 بارش کر دی۔  
 مگر چھین چھینگو بھی ہوشیار تھا اس نے  
 تیزی سے سڑ کر اپنے ہاتھ کو فضا میں  
 دائرے کی صورت میں حرکت دی اور محافظ  
 دستے کی کانوں سے نکلے ہوئے تیر پلٹ  
 کر ان کی طرف بڑھنے لگے اور پھر دیکھتے  
 ہی دیکھتے شہزادے کا محافظ دستہ اپنے ہی  
 تیر کھا کر زمین پر آگرا۔ ان کے منہ سے

نیچے دبا کر ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔  
 ادھر جب چھین چھینگو کے گرد دھواں چھا  
 تو ملوک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ  
 چھین چھینگو اسی طرح صبح سلامت کھڑا  
 ہے۔ اس کو آہٹ تک نہیں آئی تھی۔  
 ملوک نے دوسری بار اس پر فائر کرنا  
 چاہا مگر اسی لمحے چھین چھینگو نے انگلی اٹھائی  
 اور اس کے ساتھ ہی ملوک کے ہاتھوں سے  
 نہ صرف لپتوں نکلتے چلے گئے بلکہ وہ خود  
 بھی فضا میں اٹھتا چلا گیا۔  
 فضا میں اٹھتے ہی اس کے جسم نے ایک  
 قلابازی کھائی اور اب وہ فضا میں الٹ  
 لٹکا ہوا تھا اور نہ صرف ملوک کا یہ حال  
 ہوا بلکہ چلوک جو پنگلو کا گلا دبانے میں  
 مصروف تھا اس کا بھی یہی حشر ہوا اور  
 وہ بھی بے بسی سے ہاتھ پیر مارنا ہوا فضا  
 میں الٹا نکلنے لگا۔  
 اپنے سینے سے چلوک کا دباؤ بیٹنے ہی  
 پنگلو تیزی سے اچھلا اور اس نے زمین پر



نکلنے والی چیخوں سے پوری فضا گونج اٹھی۔ شہزادے نے یہ صورت حال دیکھ کر واپس محل میں بھاگنے کی کوشش کی مگر چھن چھنگلوں کی انگلی کے اشارے نے اسے پتنگ کی طرح فضا میں اٹھالیا اور پھر وہ بھی اڑتا ہوا چلوک چلوک کے ساتھ آکر الٹ لٹک گیا۔ چلوک چلوک اور شہزادے تینوں کی خوف اور حیرت کے مارے بُری حالت تھی۔ چھن چھنگلوں نے دونوں پستول سنبھالے اور پھر دو قدم آگے بڑھ کر وہ ان کے قریب آکر رک گیا۔ اس نے دونوں پستولوں کا رخ ان تینوں کی طرف کیا اور ٹریگروں پر اس کی انگلیاں جم گئیں۔

"ٹھہرو ٹھہرو! نہیں مت مارو! میں سبوحشی تمہیں چاندنی پھول لے جانے کی اجازت دیتا ہوں" شہزادے نے پیچھے ہوتے کہا۔

اور اس کی بات سن کر چھن چھنگلوں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

چلوک چلوک دونوں خاموش تھے انہیں یہ

مجھ میں ہی نہ آرہی تھی کہ آخر کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ چھن چھنگلوں نے چلوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتے ہیں۔ بے بس ہیں تم جو پتنگ کر سکتے ہو۔" چلوک نے جواب دیا۔

"چلوک نے تو مجھے مارنے کی کوئی کسر چھوڑی تھی۔ یہ تو میں تھا جو اس کے پستول سے نکلی ہوئی سرخ شعاع سے پرچ نکلا۔" وہ تو اب تک میرے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔" چھن چھنگلوں نے قد سے تلخ لہجے میں کہا۔

"اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم کیسے پرچ نکلے۔ یہ شعاع تو پہاڑ پر پڑے تو اسے ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ پھر یہ تم پر بے اثر کیوں ہوئی؟" چلوک نے الجھے لہجے میں کہا۔

"جو شخص کسی نیک مقصد کے لئے کام کرتا ہو، اس کی مدد اللہ تعالیٰ خود کرتا

۱۲۴

نکلنے والی چیخوں سے پوری فضا گونج اٹھی۔ شہزادے نے یہ صورت حال دیکھ کر واپس محل میں بھاگنے کی کوشش کی مگر چھن چھنگلوں کی انگلی کے اشارے نے اسے پتنگ کی طرح فضا میں اٹھالیا اور پھر وہ بھی اڑتا ہوا چلوک چلوک کے ساتھ آکر الٹ لٹک گیا۔ چلوک چلوک اور شہزادے تینوں کی خوف اور حیرت کے مارے بُری حالت تھی۔ چھن چھنگلوں نے دونوں پستول سنبھالے اور پھر دو قدم آگے بڑھ کر وہ ان کے قریب آکر رک گیا۔ اس نے دونوں پستولوں کا رخ ان تینوں کی طرف کیا اور ٹریگروں پر اس کی انگلیاں جم گئیں۔

"ٹھہرو ٹھہرو! نہیں مت مارو! میں سبوحشی تمہیں چاندنی پھول لے جانے کی اجازت دیتا ہوں" شہزادے نے پیچھے ہوتے کہا۔

اور اس کی بات سن کر چھن چھنگلوں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

چلوک چلوک دونوں خاموش تھے انہیں یہ



ہے۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 "ہم بخوشی تیار ہیں۔ چلو سک ٹوسک نے  
 ایک وقت جواب دیا۔

اور پھر چھن چھنگو نے ایک بار پھر انگلی  
 سے اشارہ کیا اور وہ تینوں سیدھے ہو کر  
 زمین پر کھڑے ہو گئے۔ چھن چھنگو نے ان دونوں  
 کے پستول انہیں لوٹاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ انہیں صرف  
 فالوں کے خلاف ہی استعمال کرو گے۔"

"شکریہ! ہم یقیناً ایسا ہی کریں گے۔ ان  
 دونوں نے پستول سنبھالے اور پھر آگے بڑھ کر  
 بڑے خلوص سے چھن چھنگو سے مصافحہ کیا۔  
 شہزادہ انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس

گلی میں آگیا۔

"شہزادہ حضور! اب آپ چاندنی پھول کی  
 اجازت دے چکے ہو اس لئے ہمیں فوراً یہ  
 پھول لیکر اس جادوگر کے جزیرے کی طرف  
 اپنا چاہیے۔ بیچاری شہزادی گل بانو کا ایک ایک  
 لمحہ عذاب میں گزر رہا ہوگا اور اس جھگڑے

بے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہوگے  
 کہ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔ چھن چھنگو  
 نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب ہمیں یقین ہو گیا  
 ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ تمہاری امداد کر رہا  
 ہے۔ تم یقیناً کسی نیک مقصد کے لئے خلوص  
 کے ساتھ کام کر رہے ہو۔ ہم تم سے  
 شرمندہ ہیں کہ ہم نے تمہاری راہ میں  
 رکاوٹ پیدا کی۔ بہر حال اب ہم شکست کھا  
 چکے ہیں تم جو سلوک ہمارے ساتھ چاہو کر  
 سکتے ہو۔ چلو سک نے جواب دیا۔

"تم ولیر ہو اور بہادری بھی۔ جس طرح تم  
 نے شہزادے کے کمرے میں مجھے جلاوٹوں سے  
 بچایا تھا اس سے تمہاری نیک فطرت کا  
 مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ میں تمہیں معاف کرتا  
 ہوں اور اس کے ساتھ ہی دعوت بھی  
 دیتا ہوں کہ اگر تم چاہو تو اس نیک  
 مقصد میں میرے ہمراہ کام کرو۔ مجھے تمہاری  
 طرف درستی کا ہاتھ بڑھا کر خوشی ہو رہی



نے گیا تھا۔ ہم نے مقابلہ کر کے اس کا فاتحہ کر دیا اور اس کے دو دیوؤں کو غلام بنا لیا۔

”خوب بہت خوب! پھر تو تم بھی میرے ہی ساتھی ہو۔ بہر حال ان سے پوچھ لو۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم معلومات مل جائیں؟“ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا،

اور چلو سک نے دل ہی دل میں ان دونوں دیوؤں کو یاد کیا۔ چند لمحوں بعد ایک زوردار گونج کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں دیو نضا میں اڑتے ہوئے آئے اور ان کے سامنے اتر کر کھڑے ہو گئے۔

”حکم کریں آقا! دونوں دیوؤں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ تم نیلے جزیرے کے متعلق کچھ سناؤ! جس میں بہار پھول موجود ہے جلتے ہو جس پر ایک ظالم جادوگر کا قبضہ اور اس جزیرے پر ان دونوں دیوؤں سے؟“ چھن چھنگلو نے ان دونوں دیوؤں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

میں پہلے ہی کافی وقت گزر چکا ہے“ چھن چھنگلو نے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں! تم جا کر وہ پھول توڑ لو میری طرف سے اجازت ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں بھی تمہارے ہمراہ چلوں۔“ شہزادے نے کہا۔

”نہیں شہزادے! تمہاری اس ملک میں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم واپسی میں تمہیں ضرور ملینگے۔“ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ سب اٹھ کر شاہی باغ میں آئے اور چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر چاندنی پھول توڑ لیا۔

”چھن چھنگلو! دو دیو ہمارے غلام ہیں اگر تم کہو تو ہم انہیں بلا کر ان سے جزیرے کے متعلق پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق تفصیلات جانتے ہوں۔“ چلو سک نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”دیو تمہارے غلام ہیں۔ انہیں تم نے کیسے غلام بنا لیا؟“ چھن چھنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”شہزادہ خوبرو کی منگیتر کو زبانا۔ دیو اٹھاکر

نے چلو سک کو سیریز کا دلچسپ ناول ”چلو سک“ کے ذریعے



"ہاں جناب! ہم نیلے جزیرے کو جانتے ہیں وہاں کابوس جادوگر کا قبضہ ہے کابوس جادوگر کا گہرا دوست ٹوٹامو دیو ہمارا دوست ہے اگر آپ کہیں تو ہم آپ کو ٹوٹامو دیو کے پاس لے چلتے ہیں وہ یقیناً آپ کی مدد کرے گا۔ ان میں سے ایک دیو نے موڈبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ٹوٹامو دیو ہماری اس جادوگر کے خلاف مدد کرے گا جب کہ وہ اس کا دوست بھی ہے؟ چلوں گے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقیناً جناب! وہ جادوگر کی نسبت ہمارا زیادہ اچھا دوست ہے وہ اس جادوگر کی تمام کمزوریاں جانتا ہے۔" دیو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ چلو ٹوٹامو دیو سے مل لیتے ہیں۔ ہماری مدد نہیں کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ ہمارا کیا بگاڑے گا؟

چھن چھنگلو نے لاپرواہی سے کہا۔

"ٹوٹامو دیو یہاں سے تھوڑی دور ایک

پہاڑی پر رہتا ہے۔ آپ ہماری پشت پر سوار ہو جائیں ہم ابھی آپ کو اس تک پہنچا دیتے ہیں۔" دیو نے جواب دیا۔

اور پھر ایک دیو کی کمر پر چھن چھنگلو اور چھنگلو سوار ہو گئے جبکہ دوسرے دیو کی پشت پر چلوں گے سوار ہو گئے اور دیو انہیں لے ہوئے تیزی سے فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔





دوست کاٹھ اور ماٹو دیو آئے ہیں۔ ان  
 دیوؤں نے دربان دیوؤں سے مخاطب  
 کر کہا۔ اور پھر ان میں سے ایک دیو  
 کے اندر چلا گیا۔  
 تھوڑی دیر بعد محل کا پھاٹک کھل گیا  
 چلوک ملوک اور چھن چھنگلو نے دیکھا کہ  
 ایک خوفناک شکل والا دیو ان کے سامنے  
 کھڑا تھا اس کے سر پر سینگ تو موجود  
 تھے مگر وہ دربان سے کٹے ہوئے تھے اور  
 ان کے دو باہر بکھے ہوئے دانتوں نے اس  
 کی شکل اور بھی زیادہ ہیبتناک بنا دی  
 تھی۔

”اوه میرے دوست کاٹھ ماٹو آئے ہیں۔  
 خوش آمدید۔ یہ آدم زاد کون ہیں؟ اس خوفناک  
 دیو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔  
 ”ٹومارو دیو! یہ دونوں ہمارے آقا ہیں  
 ان کا دوست ہے ہم نیلے جزیرے  
 اور یہ متعلق تم سے بات کرنے آئے ہیں۔“  
 کے چلوک ملوک اور چھن چھنگلو کی  
 کاٹھ دیو نے

دیوؤں کی پشت پر سوار ہو کر وہ ابھی  
 تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں  
 دور سے ایک دربان پہاڑی سلسلہ نظر آنے  
 لگا۔ دیو کافی تیز رفتاری سے اڑے چلے جا  
 رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ  
 دونوں دیو ایک پہاڑی کی چوٹی پر اتر  
 گئے اس پہاڑی کے دامن میں ایک کافی  
 بڑا محل نظر آ رہا تھا جس کے گرد خوفناک  
 دیو پہرہ دے رہے تھے۔  
 چلوک ملوک اور چھن چھنگلو ان دیوؤں  
 کے ہمراہ محل کے پھاٹک پر پہنچ گئے۔  
 ”ٹومارو دیو کو اطلاع دو کہ اس کے



نبیوں نے بتایا ہے کہ اس کا علاج صرف بہار پھول سے ہی ہو سکتا ہے۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

”بہت خوب! مگر کابوس جادوگر تو بے حد ظالم ہے اور وہ کسی بھی صورت میں بہار پھول دینے پر تیار نہیں ہوگا کیونکہ بہار پھول کی وجہ سے ہی اس کے جزیرے پر ہمیشہ بہار رہتی ہے۔ ٹوماسو دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس بات کا ہمیں بھی علم ہے۔ ہم اس سے خود ہی نپٹ لیں گے۔ ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم ہمیں اس جزیرے کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو۔ چھن چھنگو نے کہا۔

”ہاں یہ میں سرسکتا ہوں کیونکہ میں بے شمار دفعہ کابوس جادوگر کے پاس جا کر اس جزیرے میں مہمان رہا ہوں۔ اس جزیرے کے گرد نیلے رنگ کے جادو کا حصار قائم ہے۔ اس لئے کوئی دیو، انسان، جن اور پری وغیرہ کابوس جادوگر کی اطاعت کے بغیر اس جزیرے میں داخل

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ نیلا جزیرہ، کابوس جادوگر کا جزیرہ۔ کیوں کیا ہو گیا اس جزیرے پر؟“ ٹوماسو دیو نے چرک کر پوچھا۔

”ہمارے آقا وہاں جانا چاہتے ہیں۔“ ماڈ دیو نے جواب دیا۔

”اچھا اچھا، آؤ اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔“ ٹوماسو دیو نے کہا اور پھر وہ انہیں ہمراہ لئے ہوئے محل میں آگیا۔

یہ بہت بڑا اور خاصا خوبصورت محل تھا۔ ٹوماسو دیو ان کو ہمراہ لیکر ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں بڑی بڑی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ایک طرف بچھے ہوئے تخت پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

”ہاں تو دوستو! اب بتاؤ کہ نیلے جزیرے پر تم لوگ کیوں جانا چاہتے ہو؟“

”ہم وہاں سے بہار پھول حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میری بہن بیمار ہے اور شاہی



میں کے گرد کابوس جادوگر کے جادو کے سانپ  
دیتے ہیں جن کی پھنکار سے آدمی پانی  
جاتا ہے، ٹوٹامو دیلو نے تفصیل بتاتے  
رتے کہا۔

اس محل میں داخلے کی کوئی ایسی صورت  
ہی ہے کہ کابوس جادوگر کو بھی اس کا  
نہ ہو سکے، اچانک ملوسک نے پوچھ لیا۔  
تم میرے بہترین دوستوں کاٹھ اور ماٹھ دیلو  
کے ساتھ آتے ہو اس لئے میں تمہیں بتا  
ہوں کہ ایک راستہ ایسا ہے اور تمہیں  
ہوتی ہوگی کہ یہ راستہ میرے محل سے جاتا  
ہے۔ یہ راستہ کابوس جادوگر کی اجازت سے  
میں نے بنایا ہے تاکہ جب بھی میں اس  
کے پاس جانا چاہوں آسانی سے جا سکوں اور  
مجھے کابوس سے اجازت اور حصاروں سے نہ  
گزرنا پڑے، ٹوٹامو دیلو نے جواب دیا۔

”اوہ! اگر ایسا ہے تو پھر میرے دوست  
میرے آقاؤں کو ضرور اس راستے سے محل  
میں پہنچا دو۔ آگے ان کی قسمت کاٹھ دیلو

نہیں ہو سکتا۔ اس میں بغیر اجازت داخلے کی  
صرف ایک صورت ہے کہ جس شخص کے پاس  
چاندنی پھول ہوگا اُسے جادو کا حصار نہیں  
روک سکے گا مگر اس شخص کے جزیرے  
پر قدم رکھتے ہی اس پر جادو کے تیروں  
کی بارش ہو جائے گی اور وہ کسی بھی  
صورت میں ان تیروں سے نہیں بچ سکتا ان  
تیروں کی یہ خصوصیت ہے کہ جس کو تیر  
لگ جائے اس کا جسم اور ذہن بالکل مفلوج  
ہو جاتا ہے اس کے بعد وہاں قدم قدم پر  
جادو کے پتے موجود ہیں جو بہترین لڑاکے ہیں  
اور بجلی کی سی تیزی سے حملہ کر کے آنے  
والے کا سر اس کے تن سے جدا کر دیتے  
ہیں پھر اگر کوئی ان سے بچ بھی جائے تو  
پھر وہ کابوس جادوگر کے محل میں داخل نہیں  
ہو سکتا اس محل کے گرد بھی جادو کے دو  
حصار ہیں اور یہ حصار ایسے ہیں کہ چاندنی  
پھول کے باوجود انہیں پار نہیں کیا جاسکتا۔  
اسی محل کے اندر وہ بہار پھول موجود ہے۔



میں پہنچ جائیں بعد میں جو ہوگا دیکھا جاتے گا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ آؤ میرے ساتھ۔ گو کابوٹس جادوگر بعد میں مجھ سے ناراض ضرور ہوگا مگر میں اس سے بہانہ کر دوں گا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ میری عدم موجودگی میں تم لوگ زبردستی داخل ہو گئے تھے۔" ٹھامو جادوگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ انہیں لے کرے سے باہر آ گیا۔

"اچھا ہمیں اجازت ہے آقا! ہم واپس جائیں کیونکہ ہمیں پرستان میں انتہائی ضروری کام ہے۔" کمرے سے باہر آتے ہی کاٹو اور مالو دیو نے چلوک ملوسک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں! اب تم جا سکتے ہو، تمہارا شکریہ! چلوک ملوسک نے انہیں اجازت دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ٹھامو دیو سے ہاتھ ملا کر محل کے پھاگ کی طرف چل دیئے۔

نے ٹھامو دیو کی منت کرتے ہوئے کہا۔ "چلو ٹھیک ہے۔ میں ایسا کر دیتا ہوں مگر میں ایک بار پھر کہوں گا کہ تم اس ارادے سے باز آ جاؤ۔ کابوٹس بیحد ظالم اور طاقتور جادوگر ہے وہ تمہیں ہر قیمت پر ہلاک کر دیکھا۔" ٹھامو دیو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں محل تک پہنچا دو آگے ہم جائیں اور ہمارا کام چھین چھیننے کے لئے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر خفیہ راستے سے محل میں پہنچ جائیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک تو چاندنی پھول صرف اس کے پاس تھا اس طرح وہ اکیلا ہی جزیرے میں داخل ہو سکے گا۔ پنگو بندر اور چلوک ملوسک اس کے ہمراہ نہ جا سکیں گے پھر تیروں، پتوں سے بڑائی اور پھر محل میں داخل ہونے کے لئے حصاروں کو توڑنے میں کافی وقت ضائع ہوگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ خفیہ راستے سے براہ راست محل



ٹوٹا مو دیو ان کو ہمراہ لیجو مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک اونچے سے ٹیلے کے قریب پہنچ گیا۔

”آپ اس ٹیلے پر چڑھ جائیں۔ میں سرنگ کا راستہ کھوتا ہوں۔“ ٹوٹا مو دیو نے کہا اور چلو سک ملو سک، چھن چھنگو اور پنگو بند اس ٹیلے پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے۔

”چھن چھنگو! مجھے اس دیو کی نیت میں فرق نظر آتا ہے۔ ہوشیار رہو۔ جیب میں موجود یونے شہزادے نے اچانک چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ کرتا ٹوٹا مو دیو نے اچانک زور سے زمین پر پیر مارا اور دوسرے لمحے جس جگہ وہ سب کھڑے تھے وہ جگہ اچانک اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک غار سی بن گئی تھی وہ سب اس غار میں گرتے چلے گئے۔

یہ ایک اندھا کنواں تھا وہ سب سر کے بل اس میں گرتے چلے گئے۔ کنوئیں کی تہ

میں نیلے رنگ کا پانی موجود تھا سب سے پہلے چھن چھنگو پانی میں گرا اور اس کے ہوش اڑ گئے کیونکہ پانی میں گرتے ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے تمام جسم میں آگ لگ گئی ہو۔ اس کے جسم پر آبلے پڑ گئے تھے۔ پھر چلو سک ملو سک اور پنگو بھی پانی میں آ گئے اور اسی لمحے انہوں نے ٹوٹا مو دیو کی شکل دیکھی جو کنوئیں کے کناروں پر ہاتھ جھامتے انہیں دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ دوڑ رہی تھی وہ بے حد خوش نظر آ رہا تھا

یہ کنواں زہریلا ہے۔ ابھی چند لمحوں بعد تمہارے جسم پانی میں بدل جائیں گے۔ تم کیا سمجھتے تھے سر میں تمہیں اپنے پیارے دوست کا بوس کے محل میں پہنچنا دوں گا۔ یہ تمہاری معمول ہے اب سزا بھگتو۔ ٹوٹا مو جادوگر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

پانی میں گرتے ہی چلو سک ملو سک کو بھی یہی محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں آگ



بھڑک اٹھی ہو۔  
 ٹومارو دیو کی اس دھوکہ بازی پر انہیں سخت  
 غصہ آیا اور پھر ملوسک نے سنبھلتے ہی تیزی  
 سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے پستول  
 اس کے ہاتھ میں تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ  
 ٹومارو دیو کنوئیں کے منہ سے ہٹتا، ملوسک نے  
 اس کا نشانہ بانڈھکر فائر کر دیا۔  
 پستول سے سُرخ رنگ کی شعاع نکلی اور  
 دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ٹومارو دیو  
 کی زبردست پیٹھ سے پورا ماحول گونج اٹھا۔  
 ٹومارو دیو کی کھوپڑی سیکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل  
 ہو گئی۔  
 ادھر چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بند بابا  
 کو یاد کیا۔ اور پھر بند بابا کی آواز سنا دی۔  
 ”چھنگو بیٹے! جیب سے چاندنی پھول نکال  
 کہ اس کی پتیاں خود اور اپنے دوست کو کھلا دو  
 زہر کا اثر دور ہو جائیگا۔ جلدی کرو۔“  
 چھن چھنگو نے ان کی بات سنتے ہی زوراً  
 ہی جیب سے چاندنی پھول نکالا اور پھر اس

پہرتی سے اس کی ایک پتی نوج کر منہ  
 ڈال لی۔ پتی چباتے ہی اسے محسوس  
 کیے اس کے جسم میں بھڑکتی ہوئی آگ  
 پڑ گئی۔ اور۔ اس کے ساتھ ہی اس نے  
 چلوسک ملوسک کی طرف بڑھا دیں اور  
 چبانے کے لئے کہا۔ اس نے ایک پتی  
 کو بھی کھلا دی اور پھر ایک پتی جیب  
 موجود سنہری بونے کو بھی دی۔ مگر سنہری  
 نے نئے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس  
 زہر نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔  
 پتیاں چباتے ہی ان سب کی حالت ٹھیک  
 ہوئی۔ پھر چھن چھنگو نے چلوسک ملوسک سے کہا  
 وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں۔ اور پھر اس  
 خود پھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔  
 چلوسک ملوسک نے جب اس کے ہاتھ پکڑے  
 اس نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے  
 آنکھیں بند کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا  
 وہ فضا میں تیر رہے ہوں۔  
 چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولنے

WWW.PAKSOCIETY.COM



موت کے خون سے بُری طرح لرز

دیوہ تھا۔ مجھے معاف کر دو! میں بے گناہ ہوں! دیوہ نے

میں سے کانپتے ہوئے کہا۔ اُسے اپنے ساتھیوں

مشترک نظر آ رہا تھا۔ تمہیں ایک شرط پر معاف کیا جاسکتا ہے

ہیں اس خفیہ راستے کا پتہ بتا دو جس

میں لوٹنا ہو دیوہ نیلے جزیرے میں جاتا ہے۔ چھن چھنگو

اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ آؤ میرے ساتھ! دیوہ نے

لرزتے ہوئے کہا۔ حضرت سلیمانؑ کی قسم کھاؤ

تم نہیں! پہلے ساتھ دھوکہ نہیں کرو گے۔ چھن چھنگو

کے لئے کہا تو چلوںک ٹوسک یہ دیکھ کر حیران

رہ گئے کہ وہ سب کنوئیں سے باہر کھڑے

تھے جہاں ٹوٹا مو دیوہ کی لاش زمین پر پڑی

ہوتی تھی اور اس کے قریب ہی محل کے

تمام دیوہ سر جھکائے کھڑے تھے جیسے اپنے

موت پر افسوس کر رہے ہوں۔ ان سب کو باہر بھگتے دیکھ کر وہ

ان کی طرف لپکے مگر چلوںک ٹوسک نے

کی سی تیزی سے پستوں نکلے اور پھر

کے پستوں سے نکلنے والی شعاعوں نے

دیوہوں کے چہیڑے اڑا دیئے۔ نیچے کچھ

نے بھاگ کر محل کے اندر چھپ کر اپنی

پچائیں۔

چھن چھنگو نے بھاگتے ہوئے ایک

طرف اٹھی کا اشارہ کیا اور اس

زمین سے اٹھ گئے اور وہ پتنگ کی

اڑتا ہوا چھن چھنگو کے قدموں میں

آگرا۔ اس پر فائر کرنا چاہا مگر

چھن چھنگو

آسے روک دیا۔



"مجھے معلوم ہے۔ جب ٹوٹاؤ دیو اس کے متعلق بتا رہا تھا تو اس کی نیت صاف تھی مگر بعد میں کالو اور ماٹو دیو کے جاتے ہی اس کی نیت بدل گئی تھی۔" چھن پھنگلو نے جواب دیا۔

وہ دیو انہیں لیکر ایک کمرے میں آگیا اس نے کمرے کی ایک دیوار پر زور سے ہاتھ مارا۔ اس کے ہاتھ مارتے ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی اب وہاں ایک تاریک سرنگ صاف نظر آرہی تھی۔

"یہ سرنگ سیدھی کابوس جادوگر کے جزیسے میں جا کر نکلتی ہے۔" دیو نے کہا اور وہ سب اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔

کابوس جادوگر اپنے محل کے کمرے خاص میں بڑی آن بان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بیٹھا خوبصورت عورتیں اس کے تخت کے گرد موجود تھیں۔ ان میں سے کچھ ناچ رہی تھیں اور کچھ گانے میں مصروف تھیں۔

ابھی یہ جشن جاری تھا کہ اچانک کابوس جادوگر کے تخت کا پایہ پھٹا اور ایک پنجہ باہر نکل آیا۔ دیکھتے ہی جشن رک گیا۔ کابوس پنجے کے دیکھتے ہی جشن رک گیا۔ کابوس

جادوگر بھی چوک پڑا۔ انہی انسانی منہ کی طرح اس پنجے کی ہر انگلیوں سے آواز تھی پھر پنجے کی تمام انگلیوں سے آواز



چمن چھنگو اور پنگو باہر آگئے۔ انہوں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔  
 "میں شاید محل میں پہنچ گئے ہیں؟ چلو سک  
 نے کہا۔

"ہاں! اب چلو کابوس جادوگر کو ڈھونڈیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے بے خبری کے عالم میں قابو کر لوں۔" چمن چھنگو نے کہا۔  
 "چمن چھنگو! کابوس جادوگر اسی کمرے میں موجود ہے۔ ہوشیار رہو۔" سنہری بونے نے کہا۔

اور اسی لمحے ان سب پر ایک جال آگرا۔ اور وہ جال میں لپٹ کر زمین پر گر گئے۔ انہوں نے جال سے نکلنے کی کوشش کی مگر جال کے حلقے لمحہ بہ لمحہ تنگ ہوتے چلے گئے۔ اور پھر کابوس جادوگر کے خوفناک قبضوں سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر وہ ظاہر ہو گیا۔  
 "ہوں! تم حقیق آدم زاد مجھے قابو کر دو گے۔"

کابوس جادوگر نے قبضہ لگاتے ہوئے کہا۔  
 چلو سک ٹروسک نے اس کی شکل دیکھتے ہی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور پھر ان دونوں

سنائی دی۔

"سروار! تین آدم زاد ایک بندر اور ایک سنہری یونا ٹوٹامو دیو کو قتل کر کے اس کے محل سے آنے والی سرنگ سے ہرتے ہوئے محل میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ بہار پھول حاصل کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں۔" یہ اطلاع دیکھ پنچ دوبارہ تخت کے پائے میں غائب ہو گیا۔  
 "ان کی یہ جرات کہ وہ میرے محل میں داخل ہوں۔ میں انہیں ان کی اس جرات کی عبرتناک سزا دوں گا! کابوس جادوگر غصے سے چیختا ہوا کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں آ گیا۔

"یہاں پہنچ کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں لہراتے۔ اس کے ہاتھ فضا میں لہراتے ہی وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔

ابھی اُسے غائب ہوتے چند ہی لمحے گزے ہوں گے کہ اچانک کمرے کی شمالی دیوار اپنی جگہ سے ہٹی اور پھر وہاں سے چلو سک ٹروسک



کے پستول بیک وقت باہر آگئے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کابوس جادوگر سنبھلتا دونوں کے پستولوں سے سرخ شعاعیں نکل کر کابوس جادوگر پر پڑیں اور دو زبردست دھماکے ہوتے اور ہر طرف دھواں چھا گیا۔

"وہ مارا، بڑا جادوگر بنا پھرتا تھا" طلوسک طلوسک نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے ان کے چہرے لٹک گئے جب انہوں نے دھواں چھٹنے پر کابوس جادوگر کو صبح سلامت کھڑا دیکھا۔

"تمہارے یہ کھلنے۔ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے آدم زادو! میں تمہیں اس حرکت کی عبرتناک سزا دوں گا" کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے زور سے "تالی بجاتی۔ اس کے تالی بجاتے ہی کمرے میں چھوٹے چھوٹے بونے ظاہر ہو گئے جن کے ہاتھوں میں بھالے پکڑے ہوئے تھے۔

"بھالے مار مار کر ان کا قہر بنا دو" کابوس جادوگر نے چیخ کر بونوں کو حکم دیا اور ہتھیار

بنے بھالے سنبھالے ان پر پل پڑے۔ مگر اس سے پہلے ان کے بھالے ان کے جسموں میں گھستے، چھین چھینگو نے انگلی کو رکت دی اور وہ سب بونے پشت کے بل زمین پر گر گئے۔ پھر دوسرا لمحہ کابوس جادوگر کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس نے دیکھا کہ بونے زمین سے اٹھتے ہی ایک دوسرے سے الجھ پڑے اور انہوں نے آپس میں ہی ایک دوسرے کو بھالے مارنے شروع کر دیئے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ختم ہو گئے۔

"ہوں، تو تم بھی جادوگر ہو۔ ٹھیک ہے اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو" کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھالیئے۔

انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان سب کا دم گھٹتا چلا جا رہا ہو۔ ان سب نے اپنے سر جھٹک کر ہوش درست کرنے چاہئے



مگر بے سود۔ چند ہی لمحوں بعد وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔

"ہا، ہا، ہا! اب میں جادوگر دیونا پر تم سب کی بھینٹ چڑھاؤں گا۔" کابوس جادوگر نے انہیں بے ہوش دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر جال سمیت انہیں اٹھایا اور انہیں لیکر کمرے سے باہر آگیا مگر جلدی میں وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ چھن مہنگو کسی جیب سے سنہری بونا خاموشی سے کھسکا اور پھر جال کے تنگ سوراخ سے باہر نکل کر نیچے فرش پر آگیا۔

کابوس جادوگر تو انہیں اٹھاتے باہر نکل گیا جب کہ کمرے میں سنہری بونا کھڑا رہ گیا۔ کابوس جادوگر کے باہر نکلتے ہی سنہری بونا بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔

سنہری بونے نے اپنی صلاحیتوں سے یہ دیکھ لیا تھا کہ کابوس جادوگر کی جان عمل کے تہ خانے میں موجود ایک طوطے میں ہے جیب تک اس طوطے کو ہلاک نہ کیا جاتے کابوس جادوگر ہلاک نہ ہو سکے گا۔ اس لئے وہ اس کی تلاش میں چل پڑا۔ اس لئے چونکہ وہ بہت چھوٹا سا تھا اس لئے محل کے دربان اُسے نہ دیکھ سکے اور وہ انتہائی تیزی سے محل کے آخری کونے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس تہ خانے کا راستہ محل کے آخری کونے میں موجود کمرے سے جانا ہے۔



کے لیے ہی وہ ستون کی آڑ سے نکلے  
اس کا بھی یہی حشر ہوگا اس لئے وہ  
بت سے نمٹنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے  
سوچتے سوچتے اس کے چھوٹے سے داغ

ایک ترکیب آ ہی گئی۔  
وہ ستون کسی آڑ میں ہوتا ہوا پیچھے  
تو چلا گیا اور پھر مرکز اس کمرے کی پشت  
کی طرف آ گیا۔ اس نے کمرے کے قریب ہی  
بڑا سا درخت دیکھا تھا جس کی ٹہنیاں  
کمرے کی چھت پر جھکی ہوئی تھیں۔ سنہری

تیزی سے اس درخت پر چڑھا اور پھر  
ٹہنیوں سے ہوتا ہوا کمرے کی چھت پر آ گیا  
نہیں تھا کہ بت صرف دروازے کی حفاظت  
معلوم ہے اگر وہ کسی طرح چھت میں  
سورخ کر کے کمرے کے اندر داخل ہو جائے

اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا مگر  
بت اس کے وہ چھت میں سورخ کیسے  
بمسکتا تھا کہ وہ چھت میں سورخ کیسے  
جسکے چھت انتہائی مضبوط معلوم ہو رہی تھی  
بہر حال اب چونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں

جب سنہری بونا اس کمرے کے پاس  
پہنچا تو اس نے دروازے پر ایک سرخ  
رنگ کے بت کو کھڑے دیکھا۔ بت کی اکلوتی  
آنکھ زندہ انسانوں کی طرح گردش کر رہی  
تھی۔ سنہری بونا سمجھ گیا کہ یہ بت اس  
کمرے کا رکھوالا ہے اور اس سے نیپٹے  
بغیر وہ تہ خانے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ابھی  
بت کی نظر اس پر نہ پڑی تھی کیونکہ  
بونا ایک ستون کی آڑ میں چھپا ہوا تھا۔  
بونے نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے سر سے  
سرخوں جیسی ٹوپی اتاری اور اسے کمرے کے  
دروازے کی طرف اچھال دیا۔

ٹوپی ہوا میں اڑتی ہوئی جیسے ہی کمرے  
کے دروازے کی طرف بڑھی، بت کی نظر ٹوپی  
پر پڑی، اس کی آنکھ سے ایک شعاع نکلی  
اور اس کے ساتھ ہی ٹوپی میں آگ  
لگ گئی اور وہ چند لمحوں میں ہی غائب  
ہو گئی۔  
اب تو سنہری بونا گھبرا گیا کیونکہ وہ سمجھتا



تھا اس لئے اس نے چھت پر بیٹھ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس کو توڑنے کی ترکیب بھی سوچ رہا تھا۔ اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ جلد ہی ایک ترکیب اس کی سمجھ میں آگئی۔

اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا خنجر نکالا اور پھر اس سے ایک اینٹ کو اکھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور دل ہی دل میں اپنے بونوں کو یاد کرنے لگا۔

پلک جھپکنے میں چھت پر بے شمار بونے نظر آنے لگے جن کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے تیز دھار کے خنجر موجود تھے اور پھر انہوں نے اپنے شہزادے کو اینٹ اکھاڑتے دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ وہ اس چھت کو توڑنا چاہتا ہے۔ چنانچہ وہ سب اپنے خنجروں سے چھت پر پل پڑے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بونوں نے ایک جگہ سے دو چار اینٹیں اکھاڑ ڈالیں "بس ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

اس نے کہا اور بونے غائب ہو گئے۔

شہزادے کے لئے اندر داخل ہونے کا اتنا سوراخ ہی کافی تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر سوراخ میں نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دی۔



بھینٹ پڑھانے کے لئے مقدس منتر پڑھنے

شروع کر دیئے۔ چھن چھنگو حیران تھا کہ اس کی کوئی صلاحیت  
ہی کاہن جادوگر پر اثر نہیں کر رہی تھی اس  
لئے اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو

یاد کیا۔  
"بندر بابا! میری رہنمائی کرو۔ میری کوئی صلاحیت  
کاہن جادوگر پر اثر نہیں کر رہی۔ چھن چھنگو

نے دل میں کہا۔ جاں سؤر کے بالوں سے بنا  
"چھنگو بیٹے! یہ جاں سؤر کے بالوں سے بنا

ہوا ہے اور جب تک یہ تہا سے جسم سے  
لگا رہے گا تمہاری صلاحیتیں کام نہیں کریں

گی سب سے پہلے اس جاں سے نکلنے کی  
کوشش کرو۔ پھنگو سے کہو کہ وہ اس جاں

کو اپنے دانتوں سے کاٹا شروع کرے صرف  
وہی اس جاں کو کاٹ سکتا ہے کیونکہ وہ

جانور ہے۔ جاں سے باہر نکلتے ہی تمہاری صلاحیتیں  
کام کریں گی۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

اس کام کریں چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس  
اور

چلو سک ملو سک اور چھن چھنگو کی جب آنکھ  
کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو جاں میں  
لیٹے ہوئے چھت سے لٹکتے دیکھا ان کے نیچے  
آگ کا بہت بڑا آلاؤں جل رہا تھا اور آگ  
کے قریب ہی ایک بیتناک بت موجود تھا۔  
ان سے چند قدم ہٹ کر کاہن جادوگر کھڑا تھا  
"میں تم سب کو جادوگر دیوتا کی بھینٹ چڑھا  
دینگا۔ میری انگلی کے ایک اشارے سے تم  
جاں سمیت اس بھڑکتی آگ میں گر جاؤ گے اور  
پھر تمہاری راکھ بھی اس آگ سے علیحدہ نہ  
کی جا سکے گی۔ کاہن جادوگر نے ان سے  
مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے جادوگر دیوتا



اتنی رسیاں کاٹ ڈالیں کہ جال میں ایک بڑا سا سوراخ ہو گیا پھر اس سوراخ میں سے سب سے پہلے چھن چھنگو نے باہر چھلانگ لگادی۔ اس کے بعد چلو سک ملو سک اور پھر پنگو بھی باہر نکل آیا۔

”ہیں فوراً اس کمرے میں پہنچنا چاہیے جہاں کاہوس جادوگر گیا ہے۔ سنہری بونا وہاں آگیا ہوگا۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھرتی سے چلو سک ملو سک کے ہاتھ پکڑے۔ پنگو نے اس کی لات پکڑ لی۔ چھن چھنگو نے انہیں بند کرنے کے لئے کہا اور دوسرے لمحے ان کے جسم فضا میں بلند ہو گئے۔“

نے پنگو سے مخاطب ہو کر اُسے حکم دیا کہ وہ اپنے دانتوں سے جس قدر جلد ہو سکے جال کو کاٹ دے کیونکہ صرف وہی جال کو کاٹ سکتا تھا۔

کاہوس جادوگر آنکھیں بند کتے اپنے مقدس منتر پڑھنے میں مصروف تھا۔ منتر پڑھتے پڑھتے اچانک وہ بُری طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے چہرے پر وحشت کے آثار ابھر آئے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں ایک زبردست گونج پیدا ہوئی اور پھر ایک بھاری آواز کمرے میں گونجی۔ یہ آواز جادوگر دیوتا کے منہ سے نکل رہی تھی۔

”کاہوس جادوگر! فوراً طوطے والے کمرے میں پہنچو۔ سنہری بونا اس کمرے میں داخل ہو گیا ہے۔“

”اوہ! میں اس سنہری بونے کو تو بھول ہی گیا تھا۔“ کاہوس جادوگر نے کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور دوسرے لمحے وہ غائب ہو گیا۔

ادھر پنگو نے تیزی سے جال کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے



اس کی زیادہ سے زیادہ چھلانگ سے بھی زیادہ اونچا تھا۔  
ابھی سنہری بونا پنجرے تک پہنچنے کی کوئی  
ریب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ  
دھماکے سے کھلا اور کابوس جادوگر اندر  
غل ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے  
پڑ گیا تھا۔

مشہور سنہری بونے! میں ابھی تمہارے ٹھوس  
بڑاتا ہوں۔ کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے  
بوتے کہا اور پھر اس نے لپک کر بونے  
پر پھرنا چاہا مگر بونا اس سے کہیں زیادہ  
تیز و چالاک نکلا۔ وہ تیزی سے بھاگا اور  
کابوس کے ہاتھ کی پہنچ سے دور بھٹک گیا۔  
"ہوں! تو یہ بات ہے۔ کابوس جادوگر چیخا  
اور پھر اس نے منہ میں ایک منتر پڑھا اور  
سنہری بونے کی طرف اپنی آنکھیاں جھکیں۔ اس  
کی آنکھوں سے شعلے نکلے مگر وہ یہ دیکھ کر  
حیران رہ گیا کہ ان شعلوں نے سنہری بونے پر  
کوئی اثر نہ کیا۔ وہ صبح سلامت کھڑا تھا۔

سنہری بونے کے پیر جیسے ہی کمرے کے  
فرش سے ٹکراتے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔  
اس نے دیکھا کہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔  
جس کے درمیان میں چھت سے ایک سنہری  
زنجیر کے ساتھ کافی بلندی پر ایک سنہرے رنگ کا  
پنجرہ لٹک رہا تھا جس میں ایک نیلے رنگ  
کا طوطا موجود تھا۔  
طوطا اُسے دیکھ کر پنجرے میں وحشت زدہ انداز  
میں پھڑکنے لگا۔

اب سنہری بونے کے لئے یہ مسئلہ تھا کہ  
وہ اس پنجرے تک کیسے پہنچے۔ اس نے اچھل  
کر پنجرے کو پھرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔



بھی نہ کر سکتا تھا کہ وہ جاں سے آزاد ہو کر  
 جاں پہنچ سکتے ہیں۔  
 چھین چھینگو! اس طوطے میں اس جادوگر کی  
 جان ہے۔ طوطے کو ہلاک کر دو۔ سنہری بونے  
 نے اپنی پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا  
 اللہ اس کی آواز سب نے سن لی۔  
 اور پھر چھین چھینگو نے اپنی انگلی اٹھائی اسی  
 لمحے کا بوس جادوگر بھی ہوش میں آ گیا۔ اس  
 نے بھی زور سے اپنا پیر زمین پر مارا اور  
 ان سب کے ارد گرد آگ کے خونناک شعلے  
 بلند ہو گئے۔ انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی  
 مگر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے زمین نے  
 ان کے پیر جکڑ لے لئے ہوں۔  
 آگ کے شعلے بلند ہوتے چلے گئے مگر اس  
 سے پہلے کہ آگ انہیں گھیرتی ہوئی انہوں نے انتہائی  
 چھری سے جیب سے نشانہ باندھ کر اس کا ٹریجر  
 اس نے طوطے سے پستول سے سرخ شعاع نکل  
 دیا دیا۔ اس کے پستول سے سرخ شعاع نکل  
 کر پتھر سے پڑی اور ایک زبردست دھماکے

”تہا جادو مجھ پر اثر نہیں کر سکتا کا بوس  
 جادوگر۔ سنہری بونے نے چیخ کر کہا۔  
 اور پھر کا بوس جادوگر نے اس پر جادو کے  
 کئی وار کئے مگر سب خالی گئے اب کا بوس  
 جادوگر کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ  
 نہ تھا وہ بھاگ کر بونے کو پکڑے اور  
 اس کی گردن مروڑ دے۔  
 چنانچہ وہ اس کو پکڑنے کے لئے بھاگا مگر  
 بونا اس سے زیادہ تیز تھا وہ اسے پورے  
 کمرے میں دوڑاتا پھرا۔  
 ابھی ان کی یہ دوڑ جاری تھی کہ اچانک  
 سے کے ایک کونے میں چلوسک ٹوسک اور  
 چھین چھینگو اور چنگو نمودار ہو گئے جب وہ ظاہر  
 ہوئے تو کا بوس جادوگر کی ان کی طرف پشت  
 منہ سے اس لئے وہ انہیں نہ دیکھ سکا۔  
 ”دیکھیں کھولو! چھین چھینگو نے کہا اور  
 ٹوسک نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آواز  
 سن کر کا بوس جادوگر چونک کر مڑا اور انہیں  
 وہاں دیکھ کر حیرت سے بت بن گیا وہ تصور



وہ پھول توڑ لیا۔ اس پھول کے ٹوٹتے ہی  
پورے جزیرے کے پھول مڑھانگے اور ہر طرف  
خزاں سی چھاگئی۔

"اب ہمیں جلد از جلد بیمار شہزادی تک  
پہنچنا چاہیے! چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس  
نے سنہری بونے کو اٹھا کر جیب میں ڈالا اور  
چلوںک ٹوک کے ہاتھ پکڑے۔ پنگو نے اس  
کی لات پکڑی اور پھر اس کے کہنے پر انہوں  
نے آنکھیں بند کر لیں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے انہیں آنکھیں  
کھولنے کے لئے کہا تو وہ یہ دیکھ کر حیران  
رہ گئے کہ وہ ایک بہت بڑے محل کے دروازے  
پر موجود تھے۔

دردازے پر موجود دربان چھن چھنگو کو پہچان  
گئے۔ چنانچہ بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ بادشاہ ان  
کے استقبال کے لئے ننگے پیر ہی دوڑتا آیا۔  
"کیا تم وہ پھول لے آئے؟" بادشاہ نے پوچھا  
"ہاں بادشاہ سلامت! اب انشاء اللہ میری شہزادی  
بہن صحت یاب ہو جائے گی۔" چھن چھنگو نے

کے ساتھ پنجرے اور اس میں موجود طوطے  
کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے اور اس کے ساتھ  
ہی کابوس جادوگر کے منہ سے بھی ایک پھیلاک  
چمخ نکلی اور وہ دھڑام سے فرش پر گرا۔  
اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔  
جادوگر کے مرتے ہی ان سب کے جسموں  
کو گھیرے ہوئے آگ بھی بجھ گئی اور وہ  
مکہ بھی غائب ہو گیا۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں  
چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو انہوں  
نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت جزیرے میں موجود  
ہیں۔ جادوگر کا محل اور جادو کے حصار سب  
بہت تھے۔

وہ سب خوشی کے مائے ایک دوسرے سے  
لیٹ گئے۔ پھر چھن چھنگو نے بہار پھول کی  
تلاش شروع کر دی۔ جلد ہی وہ بہار پھول  
تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ شاہی نجومی نے اسے  
پھول کے متعلق تفصیل سے بتایا تھا اس لئے  
وہ اسے پہچان گیا تھا۔ اس نے جھپٹ کر



جواب دیا۔ اور پھر بادشاہ کے ہمراہ وہ سب تیزی سے شہزادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ شہزادی گل بانو اسی طرح پنگ پر لیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے چمن چنگو نے جلدی سے بہار پھول شہزادی کی ناک سے لگایا۔ بہار پھول جیسے ہی شہزادی کی ناک سے لگا۔ شہزادی کو زبردست چھینک آئی اور دوسرے لمحے وہ اٹھکے بیٹھ گئی۔

”میں ٹھیک ہوگئی! ابا جان میں ٹھیک ہوگئی ہوں۔“ شہزادی بول پڑی اور بادشاہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہ رہے تھے۔

شہزادی گل بانو نے چمن چنگو کا شکریہ ادا کیا۔ ”یہ تو میرا فرض تھا۔ میری زندگی کا تو مقصد ہی یہی ہے۔“ چمن چنگو نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے دوستوں چلو سک ملو سک کا تعارف کرایا۔

سہری بونا بھی چمن چنگو کی جیب سے باہر

اور اس نے بھی شہزادی کو صحت یابی مبارک دی۔ شہزادی اتنے خوبصورت اور چھوٹے سے بونے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔

بادشاہ نے شہزادی کی صحت یابی پر جشن منانے کا حکم دیا اور تمام شہر خوشیوں میں ڈوبا گیا۔

چلو سک ملو سک، چمن چنگو، پنگو اور سہری بونا بے حد خوش تھے کہ انہوں نے ایک مظلوم کی مدد کی ہے۔

یک جشن منایا جاتا رہا اور اس جشن میں ان سب نے شرکت کی۔ شہزادی اور بادشاہ نے جشن کے بعد ان سب سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس ہی رہیں مگر چمن چنگو نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ کہیں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی اور مظلوم کو اس کی ضرورت ہو۔ البتہ چلو سک ملو سک وہیں رہ پڑے کیونکہ انہیں تو بہر حال وقت گزارنا تھا۔ جب تک ان کا جہاز



پراسرار طاقتوں کے مالک چھینچنگو کا ایک اور حیرت انگیز کارنامہ

# چھینچنگو پرستان میں

مصنفے \_\_\_\_\_ منظرِ کیم ایم اے

\* چھینچنگو اور ڈم ڈم جادوگر کے درمیان دلچسپ مقابلہ۔

\* چھینچنگو سحرے جادوگر کی بیٹی کو کاماؤں دیو کے پنجے سے چھڑانے کے لئے

پرستان میں پہنچ گیا۔

\* ظالم دیو کاماؤں نے چھینچنگو کو چاہ غب غب میں پھینک کر اسے

کے طاقتیں ختم کر دیں۔

\* پراسرار طاقتوں کے خاتمے کے بعد چھینچنگو اور کاماؤں دیو کے درمیان دلچسپ

اور حیرت انگیز مقابلہ۔

\* کیا چھینچنگو ظالم کاماؤں دیو کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا؟

\* کیا اسے اپنے طاقتیں واپس ملے گی؟

\* چنگو بندر کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ۔

\* انتہائی حیرت انگیز اور مقبول سے جبر پور ناول۔

آج ہی طلب فرمائیں

یوسف برادرز پبلشرز بک سیلز پاک گیٹ ملتان

نہ ٹھیک ہو جائے۔ اور انہیں اس ملک کے رسم و رواج بچھد پسند آتے تھے اس لئے انہوں نے سوچا کہ وہ یہاں کچھ مدت رہ یہاں کی سیر کریں گے اور پھر واپس شہرِ خوبرو کے پاس چلے جائیں گے۔

پھر ایک روز چھینچنگو پنگو اور سنہری پلو کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر چل پڑا۔ ان سب نے بھیگی آنکھوں سے اُسے الوداعہ کیا کیونکہ وہ ایک نیک مقصد کے لئے جا رہا تھا اور وہ اس مقصد میں رکاوٹ بنا نہیں چاہتے تھے اور مقصد ظاہر تھا مظلوموں کی کرنا اور ظالموں سے بڑنا۔

ختم شد

قیمت
4/-
روپے



# ہرکولیس اور خونی گھوڑے

مصنف: اطہر قریشی

یونان کے ایک انتہائی دلیر اور طاقتور انسان "ہرکولیس" کی بہادری اور

رات مندی کی کبھی نہ بھولنے والی انوکھی داستان۔  
خونی گھوڑے جو دیکھنے میں انتہائی خوبصورت تھے لیکن ان کی پیشانی پر سینگ تھے  
خونی گھوڑے جو ہر اسے تیز بھاگتے تھے اور ان کی خوراک انسانی گوشت تھا۔

شہزادی جولین یہ عجیب و غریب گھوڑے حاصل کرنا چاہتی تھی ہرکولیس اس کی  
اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

خونی گھوڑوں کا مالک ڈمی اڈیس ایک سنگدل اور ظالم بادشاہ تھا وہ اپنے  
دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے ان گھوڑوں کے سامنے ڈال دیتا تھا۔

ہرکولیس کا جنگلی بھینسے آدم خوروں اور کئی خوفناک بلاؤں سے زبردست مقابلہ  
ہرکولیس کو خونی گھوڑوں کے سامنے ٹھیکر دیا گیا کیا ہرکولیس نے خونی گھوڑوں  
کو ختم کر دیا یا گھوڑوں نے ہرکولیس کی جان لے لی۔

کیا شہزادی جولین کی گھوڑے حاصل کرنے کی خواہش پوری ہوئی؟

دل دہلا دینے والے انوکھے حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے  
بھر پور مائل "ہرکولیس اور خونی گھوڑے" آج ہی طلب کریں۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان ۵

چلو سک ملوک کا انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

# چلو سک ملوک اور سمند کی دیو

مصنف: مظہر سلیم ایم اے

• سمندری دیوؤں کے سردار بوگا سانے ایک خوبصورت لڑکی کو اغوا کر لیا۔

• چلو سک ملوک اس لڑکی کو چھڑانے کے لئے بوگا سا کے جزیسے پر پہنچ گئے۔

• چلو سک ملوک کی لالچ پر دیوؤں نے پتھروں کی بارش کر دی۔

• ڈمباو ایک حیرت انگیز انسان جس کا باپ دیو اور ماں آدم زاد تھی۔

• ڈمباو نے چلو سک ملوک کو بے بس کر کے قید کر لیا۔

• پھر بوگا سا دیو نے ڈمباو کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ کیوں؟

• چلو سک ملوک ڈمباو کو بچانے کے لئے سمندری دیوؤں سے تھو گئے۔

• چلو سک ملوک اور سمندری دیوؤں کے درمیان خوفناک جنگ۔

• کیا چلو سک ملوک اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے یا.....؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ ————— ناول

شائع ہو گیا ہے \* آج ہی طلب فرمائیں \* قیمت ۵۰ روپے

یوسف برادرز، پبلشرز، بک سیلز، پاک گیٹ ملتان ۵